﴿.....اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿.....عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۸/دسمبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۴۹
۱۱/رمضان ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۸/فتح ۱۳۷۹ ہجری شمسی

رمضان کی برکات

عَنْ اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے روزہ دار کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے ہیں۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۔ مورخہ ۲۴/جنوری ۱۹۰۱ء، صفحہ ۵)

اس سوال کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔ فرمایا: "اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر، ان کی طاقتوں پر قیاس کرنا ہے تو انسانی قویٰ کی جڑھ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہئے۔ پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہئے۔ اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے اور اسی کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں"۔ (جنگ مقدس۔ بحث ۵/جون ۱۸۹۳ء)

"تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۔ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۱۰۔ مورخہ ۸/جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

☆...... ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: "جائز ہے"۔

☆...... اسی طرح ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: "جائز ہے"۔

☆...... سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: "جائز ہے"۔

☆...... سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا: "مکروہ ہے۔ اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۶ مورخہ ۷/فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

☆...... فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴/فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

☆...... ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مَیں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور مَیں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب مَیں کیا کروں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔ صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۴/فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

☆...... "مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں"

☆...... "تقویٰ اختیار کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ملے"

☆...... "صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے"۔

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

رمضان المبارک کے حوالہ سے نومبایعین کے تعلق میں

داعیان الی اللہ کو اہم نصیحت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اور اس ضمن میں داعیین الی اللہ کو خصوصاً متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو مستقلاً خدا کا بنا دینے کا ایک بہت ہی اچھا وقت ہاتھ میں آیا ہے۔ آج کل جو نئے نئے احمدی ہوئے ہیں، دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں، کوئی شرک سے آرہے ہیں، کوئی دہریت سے آرہے ہیں، کوئی دوسرے مسلمانوں سے چلے آرہے ہیں جنہوں نے اب اسلام کا حقیقی نور پایا اور دیکھا اور پہچانا ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کے لوگ ہر ملک سے آرہے ہیں اور یہ تعداد خدا کے فضل سے دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے ان کو سنبھالنے کا مسئلہ ہوا کرتا ہے۔ اور میں داعیین الی اللہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب رمضان میں ان کو اس طرح سنبھالیں کہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دیں۔ اس سے بہتر سنبھالنے کا اور کوئی طریق نہیں ہے۔ سارے مسائل ایک طرف، سارے روزمرہ کے جھگڑے ایک طرف اور کسی کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھما دیا جائے یہ ایک طرف، اس کے بعد خدا اسے پکڑ لیتا ہے اور مضبوطی سے اس کو تھام لیتا ہے۔

اب یہاں مضمون کچھ بدل گیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں لیکن اگر آپ خدا کا حقیقی عرفان حاصل کریں تو آپ چھوڑ نہیں سکتے۔ اس کے برعکس اللہ چاہے تو چھوڑ دے لیکن انہی کو چھوڑتا ہے جو اس کا حقیقی عرفان حاصل نہیں کرتے۔ ایک سرسری تعلق کے لئے اس کے پاس آتے ہیں تو اب میں جو آپ کو بات کہہ رہا ہوں در حقیقت اس میں تضاد نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اِن دنوں میں ان کا ہاتھ تھما دیں پھر وہ خدا اِس کو سنبھال لے گا۔ کچھ عرصہ ایسا گزرتا ہے جس سے تعلق میں کہ بندہ چھوڑنا بھی چاہے تو خدا ہاتھ نہیں چھوڑتا بعض دفعہ مصافحے میں مَیں نے دیکھا ہے بعض لوگ جو زیادہ ہی پیار کا اظہار کرنا چاہیں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ کتنے لوگ مصافحہ والے کھڑے ہیں ہاتھ میں ہاتھ آجائے تو چھوڑتے ہی نہیں۔ بڑی مشکل سے انگلیاں یوں یوں کر کے نکالنا پڑتا ہے ہاتھ۔ تو یہ تالیفِ قلب کا دور بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نئے آنے والوں پر اتنا مہربان ہوتا ہے کہ بندوں کو بھی حکم ہے کہ ان کی تالیف قلب کرو۔ یہ ذرا جیتنے کے محتاج لوگ ہیں اور خود بھی تالیفِ قلب فرماتا ہے اور حیرت انگیز طور پر بعض دفعہ ان کو نشان دکھاتا ہے۔ تو جب اس ہاتھ کی عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ بھی نہیں چھوڑ سکیں گے۔ لیکن جب تک یہ ہاتھ اس ہاتھ میں نہ آجائے جو خدا کا ہاتھ کہلاتا ہے اس وقت تک آپ کے ہاتھوں میں تو محفوظ نہیں ہیں۔ آج ہے کل نکل جائے گا ہاتھ سے۔ آپ کو کب توفیق ہے کہ سارا دن تمام سال بھر آپ روزانہ ان کی فکر کریں، مہینے میں ایک دو دفعہ بھی فکر کا آپ کے پاس وقت نہیں رہتا اب تو رفتار بھی بہت پھیل چکی ہے۔ لکھو کھہا کی تعداد میں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور ہر قوم سے، ہر مذہب سے، ہر زبان بولنے والوں میں سے آرہے ہیں تو ان کو آپ کیا سمجھائیں گے؟ کیسے کیسے ان کی طرف توجہات کا حق ادا کریں گے۔ ایک ہی طریقہ ہے کہ خدا کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ تھما دیں۔ اور رمضان مبارک میں یہ کام ہر دوسرے دور سے زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں ان کو روزے رکھنے کی تلقین کریں۔ روزے رکھنے کے سلیقے سکھائیں۔ ان کو بتائیں کہ اس طرح دعائیں کرو اور اللہ دعاؤں کو سنتا ہے لیکن اس سے عہد باندھو کہ تم اس کو چھوڑو گے نہیں۔ اصل مقصد مذہب کا خدا سے ملانا ہے۔ اگر کوئی مذہب باتیں سکھا جاتا ہے اور قیدوں میں مبتلا کر جاتا ہے مگر خدا کا قیدی نہیں بناتا تو ایسے مذہب کا کیا فائدہ۔ جتنے زیادہ بندھن ہوں اتنا ہی وہ مذہب مصیبت بن جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بندھن خدا کی محبت کے بندھن ہوں تو پھر وہ مصیبت نہیں وہ رحمت ہی رحمت ہے، وہ عشق کے بندھن ہونے چاہئیں۔ پس ہر وہ شریعت جس پر عمل ظاہری ہو وہ ایسی غلامی کے بندھن ہیں جن کے ساتھ اللہ کی محبت کا تعلق نہیں ہے۔ ایسے لوگ ظواہر پرست ہو جاتے ہیں۔ ظاہری چیزوں کے غلام ہو جاتے ہیں۔ ان کی شریعت ان کو کچھ بھی نہیں فائدہ پہنچاتی۔ کورے کے کورے، سخت دل کے سخت دل، انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے عاری اس دنیا سے گزر جاتے ہیں۔ کچھ بھی فائدہ ان کو نہیں ہوتا۔ لیکن وہ بندھن اگر خدا کی محبت کے بندھن میں تبدیل ہوں اور اس وجہ سے ہوں۔ اللہ کی خاطر ایک انسان اپنے آپ کو پابند کر رہا ہے اور اس کی محبت کی خاطر کر رہا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر وہ عبد بنتا ہے، پھر وہ غلام ہوتا ہے ورنہ روزمرہ کی ٹکسالی کے طور پر کام کرنے والے کہاں غلام ہوتے ہیں۔ پس اس معنی میں ان کی تربیت کریں، ان کو سمجھائیں اور پھر چھوٹے موٹے روزمرہ کے رمضان کے آداب بھی تو بتائیں۔ روزے کیسے رکھے جاتے ہیں؟ کیوں رکھے جاتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا نصیحتیں فرمائیں ان سے کچھ ان کو آگاہ کریں تو رفتہ رفتہ ان کی تربیت ہوگی اور اگر ان کو یہ تجربہ رمضان میں ہو گیا کہ ان کو لیلۃ القدر نصیب ہوگئی یعنی وہ رات آئی ہے جو رات کہلاتی ہے مگر سب سے زیادہ منور ہے اور سب سے زیادہ روشنیاں اور دائمی روشنیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہیں؟ تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ آپ کو سنبھالنے والے بن جائیں۔ آپ کو ان کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں جب احمدیت میں ان میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے، وہ ہر ابتلاء سے اوپر نکل جاتے ہیں کوئی ٹھوکر ان کے لئے ٹھوکر نہیں رہتی وہ یہ نہیں کہتے کہ دیکھو جی فلاں یوں کر رہا ہے۔ انہوں نے ہمیں احمدیت دی، اپنا یہ حال ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا ان سے بہتر نمائندہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی فکر کرتے ہیں۔ ان کی تربیت کرتے ہیں، ان کو سمجھاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کی ہمیں آج ضرورت ہے دنیا کو سنبھالنے کے لئے۔ اگر ایسے ہی رہنے دیا گیا کہ ہر وقت آپ ہی نے ان کو سنبھالے رکھنا ہے تو آپ کی طاقت میں تو یہ سنبھالنا بھی نہیں۔ انہوں نے پھر آگے دنیا کو کیا سنبھالنا ہے اس لئے رمضان سے یہ فائدہ اٹھائیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳/فروری ۱۹۹۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/مارچ ۱۹۹۵ء)

کشکول میں بھر دے جو مرے دِل میں بھرا ہے

(منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

جو دَرد سِسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے
شاید کہ یہ آغوشِ جُدائی میں پلا ہے
غم دے کے کِسے فکرِ مریضِ شبِ غم ہے
یہ کون ہے جو دَرد میں رَس گھول رہا ہے
یہ کِس نے مرے دَرد کو جینے کی طَلب دی
دل کِس کے لئے عُمرِ خِضَر مانگ رہا ہے
ہرروز نئے فکر ہیں ، ہر شب ہیں نئے غم
یا رب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے
ہیں کس کے بدن دیس میں پابندِ سلاسل
پردیس میں اِک رُوح گرِفتار بلا ہے
کیا تُم کو خبر ہے رہِ مولا کے اسیرو!
تُم سے مجھے اِک رِشتۂ جاں سب سے سِوا ہے
آجاتے ہو کرتے ہو ملاقات شب و روز
یہ سلسلۂ ربطِ بہم صُبح و مَسا ہے
اے تنگیٔ زِنداں کے ستائے ہوئے مہمان
وَا چَشم ہے ، دِل باز ، دَرِ سِینہ کھلا ہے
تُم نے مری جَلوت میں نئے رنگ بھرے ہیں
تم نے مری تنہائیوں میں ساتھ دیا ہے
تم چاندنی راتوں میں مرے پاس رہے ہو
تم سے ہی مری نُقرئی صُبحوں میں ضِیا ہے
کس دن مجھے تم یاد نہیں آئے مگر آج
کیا روزِ قیامت ہے ! کہ اِک حَشر بپا ہے
یادوں کے مسافر ہو تمناؤں کے پیکر
بھر دیتے ہو دل پھر بھی وہی ایک خَلا ہے
سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مِٹتی
پہلو میں بٹھانے کی تڑَپ حَد سے سِوا ہے
یا رب یہ گدا تیرے ہی دَر کا ہے سَوالی
جو دَان ملا تیری ہی چوکھٹ سے ملا ہے
گُم گشتہ اَسیرانِ رہِ مولا کی خاطر
مدّت سے فقیر ایک دعا مانگ رہا ہے
جس رَہ میں وہ کھوئے گئے اُس رہ پہ گدا ایک
کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صدا ہے
خیرات کر اَب ان کی رہائی مرے آقا!
کشکول میں بھردے جو مرے دِل میں بھرا ہے
مَیں تُجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
مَیں تیرا ہوں ، تُو میرا خُدا میرا خُدا ہے

رمضان المبارک

کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۶ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"رمضان کا مہینہ ان مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔ وہ مبارک دن، وہ دنیا کی سعادت کی ابتداء کے دن۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت کے دروازے کھولنے والے دن جب دنیا کی گھناؤنی شکل، اس کے بدصورت چہرے اور اس کے اذیت پہنچانے والے اعمال سے تنگ آکر محمد رسول اللہ ﷺ غار حرا میں جاکر اور دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ دنیا سے اس طرح بھاگ کر وہ اپنے فرائض کو ادا کریں گے جسے ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ انہی تنہائی کی گھڑیوں میں انہی جدائی کے اوقات میں اور انہی غور و فکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپ پر آگیا۔ اور جہاں تک معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے چوبیسویں رمضان کو وہ جو دنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلا گیا تھا اسے اس کے پیدا کرنے والے، اس کی تربیت کرنے والے، اس کو تعلیم دینے والے اور اس سے محبت کرنے والے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جاکر دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ۔ اور بتایا کہ تم مجھے تنہائی میں اور غار حرا میں ڈھونڈتے ہو مگر مَیں تمہیں مکہ کی گلیوں اور اس کے شور و شغب میں ملوں گا۔ جاؤ اور اپنی قوم کو پیغام پہنچادو کہ مَیں نے تم کو ادنیٰ حالت میں پیدا کر کے اور پھر ترقی دے کر اس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ کھاؤ پیو اور مر جاؤ اور کوئی سوال تم سے نہ کیا جائے۔

آپ اس آواز کو سن کر حیران ہو گئے۔ آپ نے جبرائیل کو حیرت سے دیکھ کر کہا کہ مَا اَنَا بِقَارِئٍ۔ میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ یعنی اس قسم کا پیغام مجھے عجیب معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ الفاظ میرے منہ سے مکہ والوں کے سامنے زیب دیں گے۔ کیا میری قوم ان کو قبول کرے گی اور سنے گی؟ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو متواتر حکم دیا گیا کہ جاؤ اور پڑھو۔ جاؤ اور پڑھو، جاؤ اور پڑھو۔ تب آپ نے اس آواز پر اس ارشاد کی تعمیل میں تنہائی کو چھوڑا اور جلوت اختیار کی۔ مگر وہ کیسی مجلس تھی۔ وہ ایسی نہ تھی کہ جس میں ایک دوست بیٹھ کر دوسرے دوست کے سامنے اپنے شکوے بیان کرتا ہے۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں دوست اپنے دوست کے خوش کرنے والے حالات سنتا اور اس سے لطف اٹھاتا ہے۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں انسان اپنی ذہنی کوفت اور تھکان دور کرتا ہے۔ وہ قصوں کہانیوں والی مجلس نہ تھی، شعر و شاعری کی مجلس نہ تھی۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں مباحثات اور مناظرات ہوتے ہیں بلکہ وہ مجلس ایسی تھی جس میں ایک طرف سے متواتر اور پیہم اخلاص کا اظہار ہوتا تھا تو دوسری طرف سے متواتر اور پیہم گالیاں، دشنام، ڈراوے اور دھمکیاں ملتی تھیں۔ وہ ایسی مجلس تھی جس میں ایک دفعہ جانے کے بعد دوسرے دن جانے کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ وہ ایسی گالیاں اور ایسے ارادے اور ایسی دھمکیاں ہوتی تھیں کہ ایک طرف ان کو دینے والے سمجھتے تھے کہ اگر اس شخص میں کوئی حس باقی ہے تو کل اس کے منہ سے ایسی بات ہرگز نہیں نکلے گی۔ وہ خوش ہوتے تھے کہ آج ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان بند کر دی اور دوسری طرف جب خدا تعالیٰ کا سورج چڑھتا تو خدا تعالیٰ کا یہ عاشقِ صادق خدا تعالیٰ کا پیغام مکہ والوں کو پہنچانے کے لئے پھر نکل کھڑا ہوتا۔ پھر تمام دن وہی گالیاں، وہی دھمکیاں اور وہی ڈراوے ہوتے تھے اور اسی میں شام ہو جاتی۔ مگر جب رات کا پردہ حائل ہوتا تو وہ سمجھتے کہ شاید آج یہ خاموش ہو گیا ہوگا۔ مگر وہ جس کے کانوں میں خدائی آواز گونج رہی تھی وہ مکہ والوں سے دب کر کیسے خاموش ہو جاتا۔ اگر تو اس کی رات سوتے گزرتی تو بے شک اس پیغام کو بھول جاتا مگر جب اس کے سونے کی حالت جاگنے ہی کی ہوتی تو وہ کیسے بھول سکتا تھا۔ وہ سبق جو دہرایا نہ جائے بیشک بھول سکتا ہے مگر جب آپ کی یہ حالت تھی کہ جونہی سرہانے پر سر رکھا وہی اِقْرَاْء کی آواز آنی شروع ہو جاتی۔ تو آپ کس طرح یہ پیغام بھول جاتے۔ پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو رمضان ہی میں یہ آواز آئی اور رمضان ہی میں آپ نے غار حرا سے باہر نکل کر لوگوں کو یہ تعلیم سنانی شروع کی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن﴾ یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ﴾ یعنی قرآن لَیْلَةُ الْقَدْر میں اتارا گیا ہے۔

رَمَضَان، رَمَضَ سے نکلا ہے جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو خواہ بیماری کی۔ اس لئے رَمَضَان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں۔ اور ادھر فرمایا ہم نے اسے رات کو اتارا ہے اور رات، تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے۔ پس ان دونوں آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے۔ جب تک کوئی قوم مصائب اور شدائد سے دوچار نہیں ہوتی، جب تک اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے، جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی، جب تک انسانی جسم اندر اور باہر سے مصیبت نہیں اٹھاتا اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہو سکتا۔ اور اس ماہ کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی بتایا کہ اگر تم اپنے اوپر الہامِ الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تکالیف اور مصائب میں سے گزرو۔ اس کے بغیر الہامِ الٰہی کی نعمت تمہیں میسر نہیں آسکتی۔

پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔ اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تاکہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

بہرحال یہ مہینہ بتاتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا فتح کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غار حرا کی علیحدگیوں میں جائے۔ دنیا چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ پہلے اس سے علیحدگی اختیار کرنی ضروری ہوتی ہے اور پھر وہ قبضہ میں آتی ہے۔ مگر وہ قبضہ جسے الٰہی قبضہ و تصرف کہتے ہیں۔ ایک دنیوی قبضہ ہوتا ہے جیسے دجال کا ہے۔ اس کے ملنے کا بیشک یہی طریق ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کے لئے وقف کر دیا جائے۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو کر اس پر قبضہ کرنا چاہے وہ اسی صورت میں کر سکے گا جب اسے چھوڑ دے گا۔ دیکھو ابوجہل نے دنیا کے لئے کوشش کی اور اسے حاصل کیا مگر محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور پھر بھی وہ آپ کو مل گئی۔ بلکہ ابوجہل سے زیادہ ملی۔ ابوجہل زیادہ سے زیادہ مکہ کا ایک رئیس تھا مگر آپ اپنی زندگی ہی میں سارے عرب کے بادشاہ ہو گئے اور آج ساری دنیا کے شہنشاہ ہیں۔ غرض جو دنیا محمد رسول اللہ ﷺ کو ملی وہ ابوجہل کو کہاں حاصل ہوئی۔ مگر ابوجہل کو جو کچھ حاصل ہوا وہ دنیا کمانے سے ملا لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کو جو کچھ ملا وہ دنیا چھوڑنے سے ملا۔ پس **روحانی جماعتوں کو دنیا چھوڑ دینے سے ملتی ہے اور دنیوی لوگوں کو دنیا کمانے سے ملتی ہے۔** اور رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ پہلے شدائد اور مصائب کو قبول کرو۔ راتوں کی تاریکیاں قبول کرو اور ان چیزوں سے مت گھبراؤ کیونکہ یہی قربانیاں تمہاری کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان گزر جائیں، کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں، کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے۔ لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سمات کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ اور وہ بُعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے، وہ بُعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے، وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے، وہ یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا۔ یہی وہ حالت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾۔ جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ مَیں انہیں کس طرح مل سکتا ہوں تو تُو انہیں کہہ دے کہ رمضان اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا اور اس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے۔ اس کلام کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے، جو خدا کا وہ رسہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں۔ اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رسہ پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں۔

اب میں بتاتا ہوں کہ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن﴾ کے تین معنے ہو سکتے ہیں۔

اوّل اس جگہ فِیْ تَعْلِیْلِیَّہ ہے اور آیت کے معنے یہ ہیں کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اتارا گیا۔ یعنی رمضان المبارک کے روزوں کی اس قدر اہمیت ہے کہ ان کے بارہ میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں اور جس حکم کے بارہ میں قرآنی وحی نازل ہو اس کے متعلق ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کتنا اہم اور ضروری ہوگا۔ ﴿فِیْ﴾ کے یہ معنے لغت سے بھی ثابت ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں کہتے ہیں تَکَلَّمْتُ مَعَكَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ۔ میں نے تجھ سے اس امر کے متعلق گفتگو کی۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی اس کی مثال پائی جاتی ہے۔ سورۃ یوسف میں اِمْرَاَةُ الْعَزِیْز کے متعلق آتا ہے کہ اس نے کہا ﴿فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ﴾۔ (سورۃ یوسف آیت ۳۳) ۔ یہ وہ شخص ہے جس کے بارہ میں تم نے مجھے ملامت کی ہے۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے "عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا" (بخاری جلد ۲ کتاب

المساقاة)۔ ایک عورت کو ایک بلّی کی وجہ سے عذاب دیا گیا کیونکہ اس نے اسے بغیر کھلائے پلائے باندھ دیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

دوسرے معنے یہ ہیں کہ رمضان ایسا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ چنانچہ حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان کے مہینہ میں شروع ہوا اور گو تاریخ کی تعیین میں اختلاف ہے لیکن محدثین عام طور پر ۲۴ر تاریخ کی روایت کو مقدم بتاتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ زرقانی دونوں نے اس روایت کو ترجیح دی ہے کہ قرآن کریم رمضان کی ۲۴ر تاریخ کو اترنا شروع ہوا تھا۔(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۰۷۔ وبحر محیط جلد ۲ صفحہ ۲۹)

تیسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ رمضان میں پورا قرآن اتارا گیا۔ جیسے احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مرض الموت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِیْ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً. وَاِنَّہٗ عَارَضَنِیَ الْاٰنَ مَرَّتَیْنِ "۔(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۸ صفحہ ۲۵۰ و ۲۶۳)

یعنی جبریل ہر سال رمضان کے مہینہ میں تمام قرآن کریم کا میرے ساتھ ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ دور کیا ہے جس سے مَیں سمجھتا ہوں کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی قرآن کریم نازل ہوا ہے مگر رمضان المبارک کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں جس حد تک قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا تھا جبریل اس کا رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے ۔ گویا دوسرے الفاظ میں دوبارہ تمام قرآن کریم آپ پر نازل کیا جاتا۔

بخاری کتاب بدء الوحی میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ وَ کَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ وَکَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْاٰنَ. فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ"۔ یعنی رسول کریم ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور زیادہ تر سخاوت آپ رمضان میں فرمایا کرتے تھے جبکہ جبریل آپ سے ملتے تھے۔ اور جبریل رمضان کے مہینہ میں ہر رات آپ سے ملا کرتے تھے اور تمام قرآن کریم کا آپ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے۔ ان دنوں رسول کریم ﷺ بارش لانے والی ہوا سے بھی اپنے جود و کرم میں بڑھ جاتے تھے۔

ان حوالجات سے ثابت ہے کہ ابتدائے نزول قرآن بھی رمضان کے مہینہ میں ہوا اور پھر رمضان میں جتنا قرآن اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا جبریل دوبارہ نازل ہو کر اسے رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر دہراتے تھے۔ اس روایت کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن کریم ہی رمضان میں نازل ہوا۔ بلکہ کئی حصے متعدد بار نازل ہوئے یہاں تک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد اگر ۲۳ر رمضان آئے تو بعض آیات ایسی تھیں جو ۲۳ بار نازل ہوئیں، بعض ۲۲ بار نازل ہوئیں، بعض ۲۱ بار اور بعض ۲۰ بار۔ اسی طرح جو آیات آخری سال نازل ہوئیں وہ بھی دو دفعہ دہرائی گئیں کیونکہ جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا آپ کی حیات طیبہ کے آخری سال میں جبریل علیہ السلام نے دو دفعہ قرآن کریم آپ کے ساتھ دہرایا اور یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ملائکہ جو بھی کام کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جبریل علیہ السلام کا رمضان میں آپؑ کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کرنا نزول نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ فرشتہ اترتا ہی اسی وقت ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور اسلامی زبان میں اس کے لئے نزول کی اصطلاح ہی استعمال ہوتی ہے ۔ پس ﴿اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ اس مہینہ میں تمام قرآن کا نزول ہوا۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رمضان اسلامی نام ہے ۔ اس مہینے کا پہلا نام زمانہ جاہلیت میں ناتق ہوا کرتا تھا۔(فتح البیان)

﴿ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی ﴾

چونکہ ھُدًی اور بَیِّنٰت دونوں قرآن کریم کا حال ہیں اس لئے اس کے معنے یہ ہوئے کہ یہ قرآن ایسا ہے کہ اول تو وہ ﴿ھُدًی﴾ ہے یعنی لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے ۔ دوم اس میں ہدایت کے دلائل ہیں۔ یعنی وہ یونہی لوگوں کو نہیں کہتا کہ ایسا کرو اور ایسا نہ کرو بلکہ وہ دلائل بھی دیتا ہے۔ اور ﴿لِّلنَّاس﴾ کا لفظ رکھ کر بتایا کہ یہ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے، صرف بعض لوگوں کے لئے نہیں۔ ﴿وَالْفُرْقَان﴾ اور پھر اس میں ایسے دلائل ہیں جو حق اور باطل میں امتیاز کر دیتے ہیں۔

﴿فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ﴾

میں بتایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ رمضان کا مبارک مہینہ نصیب کرے اور وہ ان دنوں میں سفر میں بھی نہ ہو اور اس کی صحت بھی اچھی ہو اسے چاہئے کہ وہ پورے مہینہ کے مسلسل روزے رکھے اور اپنے لئے خیر اور برکت کے زیادہ سے زیادہ سامان جمع کرے اور ان مبارک ایام کو سستی اور غفلت میں ضائع نہ کرے۔

پھر فرماتا ہے ﴿یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ﴾۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے ، تنگی نہیں چاہتا۔ یعنی ہم نے رمضان میں روزے اس لئے مقرر کئے ہیں کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ تم ایمان لاؤ اور پھر اپنی زندگی تنگیوں میں بسر کرو۔ حالانکہ بظاہر یہ دکھائی دیتا ہے کہ ان دنوں مومنوں کو اپنے نفس پر زیادہ تنگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

درحقیقت اس آیت میں عظیم الشان نکتہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے بھوکا رہنا یا دین کے لئے قربانیاں کرنا انسان کے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں بلکہ سراسر فائدہ کا باعث ہوتا ہے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ رمضان میں انسان بھوکا رہتا ہے وہ قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھوکے تھے ہم نے رمضان مقرر کیا تاکہ تم روٹی کھاؤ۔ پس معلوم ہوا کہ روٹی وہی ہے جو خدا کھلاتا ہے اور اصل زندگی اسی سے وابستہ ہے کہ انسان خدا کے لئے قربانی کرے اور پھر جو کچھ ملے اسے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا کھائے۔ اس کے سوا جو روٹی ہے وہ دراصل کھانے والے کے لئے روحانی ہلاکت کا موجب ہوتی ہے ۔ پس مومن کا فرض ہے کہ جو لقمہ بھی اس کے مونہہ میں جائے اس کے متعلق پہلے دیکھ لے کہ وہ کس کے لئے ہے ۔ اگر تو وہ خدا کے لئے ہے تو وہی روٹی ہے اور اگر نفس کے لئے ہے تو وہ روٹی نہیں بلکہ پتھر ہیں۔ اسی طرح جو کپڑا خدا کے لئے پہنا جائے وہی لباس ہے اور جو نفس کے لئے پہنتا ہے وہ ننگا ہے۔ دیکھو کیسے لطیف پیرایہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جب تک تم خدا کے لئے تکالیف اور مصائب برداشت نہ کرو تم کبھی سہولت حاصل نہیں کر سکتے ۔ اس سے ان لوگوں کے خیال کا بھی ابطال ہو جاتا ہے جو بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کو موٹے ہونے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگوں کے لئے رمضان ایسا ہی ہوتا ہے جیسے گھوڑے کے لئے خوید۔ وہ ان دنوں خوب گھی، مٹھائیاں اور مرغن اغذیہ کھاتے ہیں اور اس طرح موٹے ہو کر نکلتے ہیں جس طرح خوید کے بعد گھوڑا۔ یہ چیز بھی رمضان کی برکت کو کم کرنے والی ہے۔

اسی طرح افطاری میں تنوع اور سحری میں تکلفات بھی نہیں ہونے چاہئیں اور یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ سارا دن بھوکے رہے ہیں اب پُرخوری کر لیں۔

رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے۔ کوئی کھجور سے، کوئی نمک سے ، بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کر لیتے تھے ۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اس طریق کو پھر جاری کریں اور رسول کریم ﷺ اور صحابہؓ کے نمونہ کو زندہ کریں۔

پھر فرماتا ہے ﴿وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ﴾۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرو۔ مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہیں اور میں خود بھی کبھی کبھی یہ معنے کیا کرتا ہوں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہینہ بھر کے روزے مقرر کرنے کی وجہ بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ اس لئے مقرر کیا ہے تا دن پورے ہو جائیں۔ اگر یونہی حکم دے دیتا کہ روزے رکھو تو کوئی دس رکھ لیتا، کوئی بیس رکھ لیتا مگر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اصل زندگی انسان کی ور کوئی رکھتا ہی چلا جاتا۔ **پس اللہ تعالیٰ نے ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ روحانی تکمیل کے لئے جس مدت کی ضرورت ہے اس کو تم پورا کر لو۔** یہ معنے بھی اپنی جگہ درست ہیں وہی ہے جو نیکی میں گزرے۔ عمر کا وہ حصہ جو دنیا کے لئے گزر جاتا ہے ضائع چلا جاتا ہے ۔ اس لحاظ سے اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے روزے اس لئے رکھے ہیں تاکہ تم اپنی حقیقی عمر پوری کر لو۔ جو لوگ دنیا حاصل کرنے میں ہی مصروف رہتے ہیں وہ قرآنی اصطلاح کے مطابق زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہوتے ہیں۔ اور ﴿مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی﴾ کے مطابق جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے روزے اس لئے مقرر کئے ہیں تا تم دنیا میں اپنی مقررہ عمر گزار لو۔ چونکہ بنی نوع انسان کے لئے کھانا پینا لازمی ہے اس لئے سارا سال تو روزے نہیں رکھے جا سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اصل کے مطابق کہ ایک نیکی کا ثواب کم سے کم دس گنا ملتا ہے ایک ماہ کے روزے مقرر کر دئے اور اس طرح رمضان سارے سال کے روزوں کا قائم مقام ہو گیا۔ گویا جس نے اس مہینہ کے روزے رکھ لئے اس نے سارے سال کے روزے رکھ لئے اور اس طرح اس کی زندگی واقعی زندگی ہو گئی۔

پھر فرماتا ہے ﴿وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ﴾۔ یہ روزے اس لئے مقرر کئے گئے ہیں کہ تم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا ﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شَھْرٌ کے مقابلہ میں ﴿وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ﴾ کے الفاظ رکھ دئے۔ اور بتایا کہ اگر ہم ایک مہینہ مقرر نہ کرتے تو کوئی کم روزے رکھتا اور کوئی زیادہ اور اس طرح وہ روحانی ترقی جو مہینہ بھر کے روزوں کے نتیجہ میں حاصل ہو سکتی ہے اسے وہ حاصل نہ کر سکتے۔

اس کے بعد ﴿اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ کے مقابلہ میں ﴿وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ﴾ کے الفاظ رکھ کر بتایا کہ ہم نے کوئی اور مہینہ اس لئے مقرر نہیں کیا کہ نزول قرآن کو یاد کر کے اس ماہ میں تمہارے دل میں خاص جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ جب رمضان کا مہینہ آئے گا تو لازماً تمہیں یہ خیال بھی آئے گا کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم پر خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا فضل قرآن کریم جیسی مقدس کتاب کی شکل میں نازل ہوا ہے اور تمہارا دل خود بخود اس مہینہ میں خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔

پھر ﴿وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ﴾ میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ دن اس لئے ہیں کہ تا اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر تم اس کی

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان میں اپنی عبادت کی طرف توجہ کریں۔ نمازوں کے لطف اٹھائیں اور اپنے ماحول میں نماز کو قائم کریں

انسانوں سے ہمدردی رمضان کا حصہ ہے۔ جس حد تک کسی کی توفیق ہو وہ اگر خود کسی غریب تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچے ورنہ جماعت کی وساطت سے صدقہ و خیرات میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے

رمضان میں جھوٹ کے خلاف بھی جہاد کریں اور جھوٹ کے خلاف جہاد میں بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں

رمضان کے موسم میں تمہارے دل نیکیوں پر آمادہ ہیں۔ اس فضا سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ نیکیوں کی جو ہوا چلائی گئی ہے ان ہواؤں کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۸ر فروری ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۸ر تبلیغ ۱۳۷۳ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين ـ الرحمٰن الرحيم ـ مٰلك يوم الدين ـ إياك نعبد و إياك نستعين ـ
اهدنا الصراط المستقيم ـ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

گزشتہ جمعہ میں مَیں نے قرآن اور حدیث کے حوالے سے جماعت کو رمضان سے متعلق کچھ نصائح کی تھیں۔ یہ مضمون ابھی جاری تھا کہ وقت ختم ہو گیا۔ یہ ایسا مضمون ہے جسے ہر سال دہرایا جاتا ہے اور دہرایا جاتا رہنا چاہئے۔ کیونکہ ایک سال کے عرصے میں انسان بہت سی نیک باتوں کو بھول چکا ہوتا ہے اور دنیا کی طرف واپس لوٹنے میں کئی قسم کے زنگ دوبارہ لگ چکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے مدینہ کے متعلق جہاں آپؐ تھے یہ فرمایا کہ مدینہ تو ایک بھٹی کی طرح ہے جب لوہا اس میں تپا کر صاف ستھرا کر کے ہر آلائش سے پاک کر کے باہر نکالا جاتا ہے تو پھر کچھ عرصہ کے بعد زنگ لگ جاتے ہیں اور اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ پھر اسی بھٹی میں جھونکا جائے۔ پس اس لئے آپؐ نے نصیحت فرمائی کہ بار بار صحابہ اور دور کے رہنے والے خصوصیت کے ساتھ مدینہ میں آئیں اور اپنے ان زنگوں کو دُور کرتے رہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک صحبت سے دوری کے نتیجے میں لگ گئے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے بار بار بیان فرمایا اور بعض ظالموں نے عمداً دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ مکہ کی طرح قادیان کو بھی ایک ایسی جگہ سمجھتے ہیں جہاں حج کی جاتی ہے اور وہاں مرزا صاحب کی زیارت ہی سے گویا کہ عمر بھر کا حج ہو جاتا ہے۔ یہ تو خیر لغو، بیہودہ، ظالمانہ اعتراض ہیں۔ ضمناً مجھے یاد آیا تو مَیں نے بیان کر دیا مگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی اس نصیحت میں حکمت وہی تھی جو خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت میں شامل تھی یعنی دوری سے کچھ زنگ لگ جاتے ہیں، کچھ کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بار بار ان کو صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہی فلسفہ ہے جو اسلامی عبادات کے ساتھ منسلک ہے۔ اس گہرائی کے ساتھ کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص جس کے پاس ندی بہتی ہو، صاف شفاف پانی اس ندی میں بہہ رہا ہو اور وہ پانچ وقت اس میں غسل کرے تو اس کے جسم پر میل کچیل کیسے رہ سکتی ہے۔ تو وہ فائدہ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے حاصل ہو سکتا تھا خدا تعالیٰ نے آپؐ کے دین میں ایسا دائمی کر دیا کہ بعد کے آنے والے زمانوں میں بسنے والے اور پیدا ہونے والے انسانوں کو یہ شکوہ اب نہیں ہو سکتا کہ ہمارے لئے پاک کرنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ پس پانچ وقت کی نمازیں یہ وہ عبادتیں ہیں جن میں انسان بار بار غوطے لگا کر اپنی کثافتوں کو دور کرتا ہے، اپنے میلوں کو دھوتا ہے اور پھر جمعہ کی عبادت ہے اور پھر حج کا ایک فریضہ ہے جو عمر بھر کے گند کو صاف کرنے اور میلوں کو بدن سے دور کرنے کے لئے، روحانی بدن سے دور کرنے کے لئے، کافی ہو جاتا ہے۔ ایک رمضان ہے جو ہر سال دہرایا جاتا ہے اور رمضان کے ساتھ وابستہ نصیحتیں بھی ہر سال دہرائی جاتی رہنی چاہئیں اور لازم ہے کہ انسان ان کو غور سے سنے اور حرز جان بنائے، اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دے اور یہ نیک ارادے باندھے کہ مَیں ان سے پوری طرح استفادہ کروں گا۔ رمضان میں بھی دراصل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت ہی ہے جو فیض پہنچاتی ہے۔ جب ہم آپ کی احادیث کے حوالے سے نصیحت کرتے ہیں تو وہ صحبت سے جو صحابہ پاتے تھے وہی بات ہے جو الفاظ میں آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسوہ حسنہ جو زندگی کے مختلف ادوار میں آپؐ سے ظاہر ہوا اور روزانہ صبح و شام کے بدلنے کے ساتھ بھی وہ نئے جلوے اپنے اندر پیدا کرتا اور دکھاتا رہا، ان جلووں کے حوالے سے بھی صحبت کا ایک حصہ میسر آجاتا ہے۔ . . .

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے، بخاری و مسلم دونوں نے کتاب الصوم میں درج کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوسری یہ روایت ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یعنی آسمان کے دروازوں سے مراد کیا ہے؟ جنت کے دروازے۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

اس حدیث سے متعلق پہلے بھی مَیں کئی سال سے یہ بات جماعت کے گوش گزار کرتا رہا ہوں کہ ظاہری طور پر دیکھا جائے تو رمضان کے مہینے کا کوئی ایسا اثر دنیا پر تو ظاہر نہیں ہوتا جس سے یہ معلوم ہو کہ گناہ کم ہو گئے ہیں اور نیکیاں بڑھ گئی ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہیں اور جنت کے دروازے کھل رہے ہیں۔ اور بسا اوقات خود مسلمانوں میں بھی ایسے بدنصیب نظر آتے ہیں جو رمضان کے مہینے میں ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ جہنم کے دروازے یوں لگتا ہے پہلے سے زیادہ بڑے ہو کر کھل رہے ہیں اور جنت کے دروازے ان کے لئے اور بھی تنگ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے اس مضمون کو سمجھنے کے لئے ہر انسان کو اپنی ایک کائنات کا تصور کرنا ہوگا۔ ہر انسان کی اپنی زمین ہے اور اپنا آسمان ہے اور اس حدیث کا تعلق ہر شخص کی زمین اور ہر شخص کے آسمان سے ہے۔ وہ شخص جو رمضان میں اپنی کائنات میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور وہ نیکیاں اختیار کرتا ہے جو اس مہینے کے ساتھ وابستہ ہیں اور جو اس کے لئے آسان کر دی جاتی ہیں، اس کے لئے یقیناً اس کے آسمان کے دروازے کشادہ ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کی جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر رمضان آئے اور وہ ان نیکیوں سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر اس حدیث کے مضمون اور اس کی خوشخبریوں کا اطلاق اس کے جہان پر نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ غیروں کا جہان دیکھیں وہ اس حدیث کے مضمون سے مستثنیٰ، بے نیاز ایک الگ زندگی بسر کر رہا ہے اور اس کے مشاغل اسی طرح بد ہیں جیسے پہلے ہوا کرتے تھے، رمضان نے ان پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالا۔

رمضان میں کیوں یہ دروازے یعنی رحمت کے اور بخشش کے دروازے زیادہ کھولے جاتے

ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں کیوں نسبتاً تنگ ہو جاتے ہیں۔ اس مضمون پر غور کریں تو حقیقت یہ ہے کہ رمضان میں نیکی کی ایک فضا قائم ہوتی ہے، ایک ماحول بن جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کہتے ہیں ہمیں اٹھاؤ ہم نے بھی روزہ رکھنا ہے اور بعض بے چارے جب آدھی رات کو اٹھتے ہیں تو گھبرا جاتے ہیں کہ نہیں ہم نے تو اتنی جلدی روزہ نہیں رکھنا مگر نیکی کی خواہش ضرور ان کے دلوں میں کلبلاتی ہے اور ہر گھر میں یہ نمونے دکھائی دیتے ہیں۔ اور بعض جو پورا نہیں رکھ سکتے وہ کہتے ہیں ہمیں دو روزے رکھوادو، آدھے آدھے رکھ لیں گے لیکن روزے کی طرف توجہ، نمازوں کی طرف توجہ اس عمر میں بھی شروع ہو جاتی ہے جس عمر میں ابھی ان عبادتوں کا ان کو مکلّف نہیں کیا گیا۔ ان پر یہ عبادتیں فرض نہیں کی گئیں۔ تو یہ تو وہ ماحول ہے جیسے برسات کے زمانے میں بعض جڑی بوٹیاں پھوٹتی ہیں، سبزہ ہر طرف پھوٹنے لگتا ہے یا بہار کے دنوں میں بعض بنجر علاقوں میں بھی بہت خوبصورت پھول نکل آتے ہیں۔ تو رمضان کا موسم ہے جس کی بات ہو رہی ہے۔ اس موسم میں تمہارے دل نیکیوں پر آمادہ ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں ایک طبعی میلان جوش مار رہا ہے کہ نیکی کریں۔ اس فضا سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ نیکیوں کی جو ہوا چلائی گئی ہے ان ہواؤں کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھو۔ پھر دیکھو کہ تمہارے لئے جنت کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے اور جہنم کے دروازے تم پر بند ہوتے چلے جائیں گے۔

> رمضان کے ساتھ وابستہ نصیحتیں بھی ہر سال دہرائی جاتی رہنی چاہئیں اور لازم ہے کہ انسان ان کو غور سے سنے اور حرز جان بنائے، اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دے اور یہ نیک ارادے باندھے کہ میں ان سے پوری طرح استفادہ کروں گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جن دروازوں کے کھلنے کا ذکر کیا ہے وہ ہر انسان کی اپنی کائنات کے الگ الگ دروازے ہیں اور جن شیطانوں کے جکڑ دینے کا ذکر فرمایا ہے وہ بھی ہر انسان کے اپنے اپنے نفس کے شیطان ہیں۔ جو رمضان کے تقاضے پورے کرنے کی تمنا رکھتے ہیں ان کے شیطان ضرور جکڑے جاتے ہیں اور رمضان کے بعد اور رمضان کے دوران کی کیفیت میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کیسا ہی کوئی انسان نیک ہو پھر بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ جو رمضان کے دوران نیکی پر پابندی اختیار کی جاتی ہے، گناہوں اور لغویات سے بچنے کی احتیاطیں کی جاتی ہیں وہ رمضان کے بعد ویسی رہتیں ہی نہیں۔ تو اگرچہ جو شیطان ایک دفعہ قید کر دیا جائے حق تو یہ ہے کہ اسے عمر قید کی سزا ملے اور پھر کبھی آزادی نہ ملے۔ لیکن انسان کمزور ہے اور کسی نہ کسی پہلو سے کچھ آزادیاں اپنے شیطان کو ضرور دے دیتا ہے۔ پھر ایک اور رمضان آتا ہے پھر ایک اور آتا ہے پھر ایک اور آتا ہے۔ دعا یہ کرنی چاہئے کہ ہمیں موت ایسی حالت میں آئے کہ جب ہمارا شیطان جکڑا ہوا ہو۔ ہمیں خدا ایسے وقت میں بلائے جبکہ جنت کے دروازے ہمارے لئے پوری طرح کشادہ ہو چکے ہوں اور ایسے وقت میں ہم جان دیں جب جہنم کے دروازے ہم پر بند ہو چکے ہوں۔ یہ جو مضمون ہے اس کا کوشش سے زیادہ فضل سے تعلق ہے۔ کوشش سے اس حد تک کہ گہری سوچ کے ساتھ اور فکر کے ساتھ اور اس مضمون میں ڈوب کر دعا کی جائے جو معنی خیز ہو۔ ہونٹوں سے نہ نکلے، دل کی گہرائیوں سے اٹھ رہی ہو اور پابندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں مدد مانگی جائے۔

پس اس رمضان مبارک میں جو نصیحتیں بار بار دہرائی جاتی ہیں ان میں ایک یہ بھی نصیحت ہے۔ مگر جب بھی نصیحت دہرائی جاتی ہے کوئی نیا پہلو اس کا خدا تعالیٰ سامنے لے آتا ہے اور جماعت کو اس کی طرف توجہ دلانے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ پس اس حدیث کے حوالے سے میں اس دعا کی طرف جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ رمضان کی نیکیاں آکر گزر بھی جائیں تو ہمارا انجام ایسی حالت میں ہو گویا رمضان میں مر رہے ہیں۔ ایسے وقت میں ہو جب کہ تو ہم سے سب سے زیادہ راضی ہو اور اس پر ہمارا اپنا کوئی اختیار نہیں، انسان کی بے بسی کا معاملہ ہے۔ اللہ ہی ہے جب چاہے جس کو بلائے اور جس حالت میں چاہے بلا لے۔ اس لئے رمضان مبارک میں اپنے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دعائیں کریں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ایک دوسری حدیث مسند احمد بن حنبل بحوالہ فتح الربانی جز۹ صفحہ ۲۲۲ سے لی گئی ہے۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ: ”جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے ان کو محفوظ رہنا چاہئے یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزہ دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں“۔

اس حدیث کا اس سے ملتی جلتی بعض اور احادیث سے بھی تعلق ہے اور میں ان کے حوالے سے اس مضمون کو زیادہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں آپ کو یہ ملے گا کہ ایک روزہ دار کی روزہ کشائی کردو اور تمہارے سارے گناہ بخشے گئے، ہمیشہ کے لئے نجات پاگئے۔ سوال یہ ہے کہ ایک طرف اتنی محنت کا حکم اور ارشاد کہ تمام مہینہ بھر رمضان کے سارے تقاضے پورے کرو اور رمضان کے تقاضے پورا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کہنے میں آسان لگے لیکن حقیقت میں یہ بہت مشکل کام ہے کیونکہ رمضان مبارک تمام عبادتوں کا معراج ہے۔ عبادتوں کے اندرونی رشتوں کے لحاظ سے نماز عبادتوں کا معراج ہے۔ لیکن رمضان مبارک میں وہ بھی اکٹھی ہو جاتی ہیں اور شدت کے ساتھ پوری محنت کے ساتھ اور دل لگا کر نماز ادا کی جاتی ہے۔ پس تمام عبادتیں اپنے معراج کو پہنچتی ہیں اور ایسے وقت میں ان کے تقاضے پورے کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک طرف تو یہ ارشاد فرمانا کہ یہ کرو تو تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوگا، تمہارے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ گویا حج جو عبادات میں ایک خاص مرتبہ رکھتی ہے اور عمر بھر میں ایک دفعہ ادا کرنا ضروری ہے اس سے جو فوائد وابستہ ہیں، جو ثواب وابستہ ہیں وہ ایک اچھی طرح گزارے ہوئے رمضان کے ساتھ وابستہ فرما دئے گئے۔

اور دوسری طرف یہ کہنا کہ فلاں بات کردو تو تمہارے عمر بھر کے گناہ بخشے جائیں گے اور جنت کے دروازے تمہارے لئے کھل جائیں گے اور فلاں کام کردو اور جو کام چھوٹے چھوٹے ہوں یہ بات بڑی تعجب انگیز ہے۔ ایسی حدیثیں بھی حدیثوں کی تلاش میں میرے سامنے آئیں یعنی جب میں جمعہ کے لئے انتخاب کرتا ہوں روایات کا یا حوالہ جات کا تو بہت سی روایات دیکھتا ہوں اور بعض اس موضوع کے لئے چن لیتا ہوں۔ بعض کو بعد کے لئے رکھ چھوڑا جاتا ہے ان میں ایسی حدیثیں بھی سامنے آتی ہیں مثلاً آج ہی ایسی حدیثیں بھی میں نے دیکھیں جن میں یہ ذکر تھا کہ روزہ کھلوا دو تو تمہیں ساری زندگی کے گناہ بخشے گئے اور تمہیں ہر قسم کے ثواب میسر آگئے اور تمام نجات کے سامان ہوگئے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ صحابہ میں سے بعض نے کہا کہ ہمارے پاس توفیق نہیں۔ بہت شوق پیدا ہوا ہمیں تو توفیق نہیں ہے اتنی۔ تو فرمایا کہ اگر کوئی تھوڑا سا دودھ اور زیادہ پانی ملا کر بھی پھر بھی کسی کا روزہ کھلوا دے تو یہی ثواب اس کو میسر آجائے گا۔ پھر دونوں باتوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ دو ہی شکلیں عقلاً سامنے آتی ہیں اوّل یہ کہ بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جو بعد کے زمانوں میں صوفیاء نے گھڑلی ہیں۔ اور ایسی حدیثوں کی تعداد ہزارہا بلکہ لاکھوں تک بھی بیان کی جاتی ہے۔ بعض صوفیاء کا یہ مسلک تھا کہ نیکی کی باتیں جو قرآن اور حدیث سے مطابقت رکھتی ہوں ان میں جوش پیدا کرنے کے لئے جو کہانی تم بنالو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب کرو اس نیت کے ساتھ کہ آپ کی بات لوگ مانیں گے، ہماری نہیں مانیں گے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔

> اس حدیث کے حوالے سے میں اس دعا کی طرف جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ رمضان کی نیکیاں آکر گزر بھی جائیں تو ہمارا انجام ایسی حالت میں ہو گویا رمضان میں مر رہے ہیں۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے متعلق یہ روایت آتی ہے۔ بڑی آپ نے محنت کی ساری زندگی یعنی زندگی کا وہ فعال حصہ جو ہوش مندی کے بعد آپؒ کو نصیب ہوا آپؒ نے حدیث کی خدمت میں صرف کیا ہے، چھان بین میں صرف کیا ہے۔ آپ ایک دفعہ ایک روایت کی تلاش میں نکلے کہ پتہ تو کروں کہ وہ راوی کون تھا اس زمانے میں جس نے یہ حدیث اپنے پہلوں سے بیان کی ہے۔ لمبے سفر کئے، خرچ کیا، محنت اٹھائی اور جب پہنچے آخر اس شہر میں جس میں بتایا گیا کہ ایک صوفی صاحب ہیں تہہ خانے میں رہتے ہیں، بہت بزرگ انسان ہیں ان کی روایت ہے۔ تو ان تک پہنچے، ان سے پوچھا کہ آپ کے متعلق بہت شہرہ ہے بہت نیک اور تقویٰ شعار انسان ہیں۔ ایک روایت مجھے آپ کی طرف منسوب ہوئی ملی ہے۔ اور میں تحقیق کے لئے آپ سے خود سننے کے لئے آیا ہوں۔ بتائیے یہ روایت آپ نے کس سے سنی تھی۔ وہ شخص زندہ ہے تو بتائیں میں پھر جا کے اس سے بھی پوچھوں۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میں نے آپ بنائی ہے۔ کہا: آپ نے بنائی ہے؟ کہا: ہاں یہ دیکھو یہ سارا انبار یہ دفتر جو پڑے ہوئے ہیں روایتوں کے، یہ میں بیٹھا بنا رہا ہوں، یہی تو میری نیکی ہے عمر بھر کی کہ نیک کاموں

کے لئے لوگوں کو اس طرح ترغیب دے رہا ہوں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا، یہ بحث نہیں اٹھائی کہ اچھی ہے یا بری، بری بات کے منسوب کرنے کی تو کسی کو جرأت ہو ہی نہیں سکتی سوائے اس کے کہ اپنے نفس کے بہانے کے لئے کوئی تاویل تراش لے مگر اکثر اچھی باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ فرمایا: جو کوئی بھی میری طرف کوئی بات منسوب کرے گا جو مَیں نے نہیں کہی ہو تو وہ اپنے لئے جہنم میں جگہ بنائے گا۔ مگر بعض نادان ایسے تھے جن کو علم نہیں تھا یا یہ حدیث بھی نہیں پہنچی ہوگی۔ ہم نہیں کہہ سکتے انہوں نے کہاں جگہ بنائی، اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ایسی روایتیں تھیں اور بہت سی ایسی احادیث ہیں اس مضمون سے تعلق رکھنے والی جن میں دکھائی دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مزاج کے خلاف ہیں اور جس گہرے سائنٹفک مذہب کی طرف آپؐ بلانے والے ہیں، جس کی بنیادیں ٹھوس عقل پر اور انسانی تجربے پر قائم ہیں اور جو آسمان سے ہدایت یافتہ مذہب ہے جس کا مزاج قرآن کے عین مطابق ہے اس کے برعکس بات آپؐ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے جو بہت سے اہل اللہ ہیں انہوں نے ایک یہ بھی رستہ تجویز کیا احادیث کی پرکھ کا کہ راویوں کے متعلق تو ہم تحقیق کرنے کی توفیق نہیں رکھتے اور جو ہو چکی ہو چکی۔ لیکن قرآن پڑھنے کی اور قرآن پر غور کرنے کی تو توفیق ہمیں عطا ہوتی ہے۔ پس وہ حدیثیں جن کا مضمون قرآن سے ٹکراتا ہو یا واضح طور پر قرآن ان کی تائید یا پشت پر نہ کھڑا ہو ان حدیثوں کے متعلق احتیاط اختیار کرو۔ اگر کوئی ایسا مضمون اس میں سے تلاش کر سکتے ہو جو حدیث کو چھوڑے بغیر قرآن اور دیگر احادیث کی تائید میں ہو تو اختیار کر لو۔ ورنہ ادب کے ساتھ اس حدیث کو اس خیال سے ترک کر دو کہ یہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمدؐ رسول اللہ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ پس ایسی حدیثوں کے متعلق مَیں نے ایک دفعہ غور کیا تو مجھے ایک عجیب بات دکھائی دی۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں وقف جدید میں ایک مضمون کے لئے مجھے بہت کثرت سے حدیثوں کی ضرورت تھی جن میں سے مَیں نے خود تلاش کرنی تھی اور ایک بھاری تعداد ان حدیثوں کی جو مجھے پیش کی گئی، بغیر حوالہ دیکھے مَیں نے اندازہ لگایا کہ یہ صحاح ستہ میں سے ناممکن ہیں اور اگر اتفاقاً صحاح ستہ میں کوئی روایت جا پائی بھی گئی ہے تو انسان تحقیق کر کے اس کو معلوم کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ جنہوں نے اکٹھی کی تھی مَیں نے ان سے کہا کہ یہ حدیثیں مجھے لگتی ہیں کہ بعد کے زمانے کی، بیہقی کی یا کسی اور زمانے کی ہیں اور یہ اولین زمانے کی حدیثیں نہیں ہیں۔ اور عجیب بات تھی کہ سو فیصدی یہ اندازہ درست نکلا۔ وہ تمام حدیثیں یا بیہقی کی تھیں یا بعد کے کسی اور زمانے کی تھیں۔ تو لوگ اپنے مطلب کی تلاش میں جب بے احتیاطی سے حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں تو اس سے حدیثوں پر ایمان کو تقویت نہیں ملتی بلکہ نقصان پہنچتا ہے۔ اس بے احتیاطی کے نتیجے میں یہ جو تحریکات چلی ہیں چکڑالوی، اہل قرآن والی، انہوں نے امت کو بہت شدید نقصان پہنچایا ہے۔ بعض لوگوں کو عظیم خزانوں سے محروم کر دیا ہے۔ ساری امت کو تو نہیں لیکن امت میں ایک افتراق کی بنا ڈالی اور ان کے ایک حصہ کو گمراہ کر دیا اور محروم کر دیا۔

ایک دفعہ ایک اہل قرآن سے میری گفتگو ہوئی۔ مجھے اس نے کہا کہ یہ تو ثابت ہے نا، آپ مانتے ہیں کہ غلط حدیثوں کی ایک بڑی تعداد تھی جو راہ پا گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہو گئی تھی جب کھوٹ مل گیا تو ہم اس کو رد کرتے ہیں۔ مَیں نے کہا تم یہ جانتے ہو کہ سونا کس طرح تلاش کیا جاتا ہے۔ بعض دریاؤں کے کنارے پر ریت کے انبار میں چند ذرے سونے کے ہوتے ہیں اور سارا دن وہاں عورتیں اور بچے بے چارے بیٹھ کر سردی میں اور گرمی میں محنت کرتے ہیں۔ ان چند ذروں کی تلاش میں ڈھیروں ریت کے ذروں کو نکال کر رد کر کے الگ پھینکنا پڑتا ہے۔ تو کیا محمد رسول اللہ کا کلام اس سونے سے بھی کم قیمت ہے۔ کچھ حیا کرو، کچھ غور کرو، کچھ فکر کرو۔ یہ ایسا پاکیزہ ایسا عجیب کلام ہے جس کی کوئی نظیر پہلے تو پیدا نہیں ہوئی لیکن آئندہ بھی کبھی پیدا نہیں ہوگی۔ اور اگر تم نے ہاتھ سے یہ دولت کھو دی تو پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو، ایسے اصول معلوم کرو جیسے سائنس دانوں نے سونے کی پہچان کے اصول بنا رکھے ہیں۔ ان اصولوں کا اطلاق ہو تو پتہ لگ جائے گا کہ سونا کونسا ہے اور ریت کے ذرے کونسے ہیں۔ ہمارا تو یہی مسلک ہے۔ پس اس پہلو سے وہ حدیثیں جن میں ایسا ذکر ملتا ہے کہ ایک چھوٹی سی بات کی اور ساری عمر کی کمزوریاں غائب اور ہر قسم کے گناہ دھل گئے، تو پھر اگر ان کو اسی طرح مانا جائے ان کی ظاہری شکل میں تو پھر رمضان کی کیا ضرورت ہے۔ یعنی رمضان میں سے رمضان کا ہوتا ہوا گزرنے کی کیا ضرورت ہے۔ رمضان میں سے غیر کی طرح بھی گزر سکتے ہیں کسی روزے دار کو دودھ پلا دیا اور سارے رمضان کی نیکیاں ہاتھ آ گئیں۔ پس ان حدیثوں پر غور کی ضرورت ہے اور میرے نزدیک اگر وہ قابل قبول ہیں یعنی اگر وہ سچی ہیں تو لازماً قابل قبول ہیں اور اگر قابل قبول ہیں تو ان کے اندر کوئی حکمت کی بات تلاش کرنی ہوگی۔

بعض دفعہ ایک غریب انسان کی احتیاج یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس کے ساتھ نیکی کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند آتا ہے اور خاص طور پر اگر ایک نیک انسان خدا کی خاطر روزہ دار ہو اور اتنا غریب ہو کہ روزہ کھولنے کے لئے کچھ بھی اس کو توفیق نہ ہو۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ میں پانی ملا کر ہی پلا دو۔ یعنی وہ اتنا غریب ہے بے چارہ کہ یہ بھی توفیق نہیں کہ لمبی کچی لسی ہی پی لے تو اس وقت یہ ممکن ہے کہ یہ عقل کے خلاف بات نہیں رہتی۔ اس وقت ہو سکتا ہے دو طرح سے اس کا اثر ہو ایک تو یہ کہ خدا کے ایسے پاک بندے ایک غریب بندے کی احتیاج پوری کرنے کی جو نیکی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بطور خاص پسند آتی ہے۔ اور گناہ اس طرح نہیں بخشے جاتے کہ اچانک بخشے گئے۔ اس طرح بخشے جاتے ہیں کہ ایسی نیکیاں کرنے والے کو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس کا دل نیکیوں میں لگ جاتا ہے، اس کی زندگی کی راہیں بدل جاتی ہیں، اس میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔

یہ نیکیوں کی جو ہوا چلائی گئی ہے ان ہواؤں کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھو۔ پھر دیکھو کہ تمہارے لئے جنت کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے اور جہنم کے دروازے تم پر بند ہوتے چلے جائیں گے۔

پس بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی ہے مگر اس کے ساتھ جو فوائد وابستہ کر کے بتائے گئے ہیں وہ فوائد بعد میں آنے والے ایک فوائد کا سلسلہ ہیں جو حکمت پر مبنی ہے اور ایک نیکی سے دوسری نیکی پھوٹتی چلی جاتی ہے۔ دوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ اس غریب کی دعا غیر معمولی طاقت رکھتی ہے، پہنچنے والی دعا ہے۔ ایک ضرورت مند کی آپ ضرورت پوری کریں، ایک غریب اور بھوکے کو کھانا کھلائیں اس کے دل سے جو دعا نکلے گی اس کی بات ہی اور ہے، اس کی چھلانگ اور پہنچ ہی اور ہے اور اپنے امیر دوستوں کی دعوت کر دیں اور کھا کر وہ جزاکم اللہ کہہ کر واپس چلے جائیں اس جزاکم اللہ کو اس دعا سے کیا نسبت ہے؟ یہ جزاکم اللہ تو "تھینک یو" بھی ہے۔ ہر قسم کے شکریہ۔ بہت بہت۔ بہت مزہ آیا اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ مسلمانوں میں یہ دعا بن جاتی ہے لیکن پھیکی پھیکی دعا جو بھرے ہوئے پیٹ سے نکل رہی ہو کہاں وہ دعا، کہاں ایک بھوکے کی احتیاج دور ہونے پر اس کی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعا۔ تو رمضان میں اس قسم کی نیکیوں کی بھی تلاش کریں۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے ایسی حدیثوں کو اگر قبول کرنا ہے تو صرف اس شرط پر قابل قبول ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ کی شان کے مطابق ان کے معنے تلاش کریں۔ اور قرآن کی عظمت کے مطابق ان کے معنے تلاش کریں، پھر ان کو قبول کریں۔ پھر ان کو اس وہم میں رد کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں کہ شاید یہ آنحضورؐ کا کلام نہ ہو۔

پس اس پہلو سے ایک اور نیکی جس کی طرف مَیں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ غریب کی ہمدردی ہے۔ روزہ کھلوانا ایک سمبل (Symble) ہے اس وقت۔ رمضان کے دنوں میں یہ نیکی ایک سمبل (Symble) اپنی ذات میں یہاں تک محدود نہیں رہتا اس کا تعلق احتیاج پوری کرنے سے ہے، دکھ درد دور کرنے سے ہے۔ اور کوئی شخص اگر کسی نیک روزے دار کا دکھ دور کرے تو وہ چاہے روزہ کھلوا کر ہو یا اور طریقے سے ہو، وہ ضرور اللہ کے ہاں خاص مرتبہ رکھے گا اور ایسا نیکی کرنے والا خاص جزا پائے گا۔ لیکن اس کے علاوہ بھی انسانوں سے ہمدردی رمضان کا حصہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ بہت سخی تھے، بے حد خرچ کرنے والے تھے مگر رمضان میں تو یوں لگتا تھا ہوائیں آندھی بن گئی ہیں۔ اس قدر تیزی پیدا ہو جاتی تھی آپ کے خرچ میں اور وہ صرف روزہ کھلوانے کی حد تک محدود نہیں تھی بلکہ روزہ کھلوانے کے متعلق مجھے تو کوئی ایسی روایت معلوم نہیں کہ خالصۃً صرف روزہ کھلوایا کرتے تھے۔ وہ بھی ایک خیرات کا حصہ تھا اور ہوتا ہوگا لیکن زیادہ تر غریبوں کی تلاش میں ان کی کھوج لگا کر ان پر خرچ کرنا اور کثرت کے ساتھ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا یہ وہ نیکی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے ثابت ہے، آپ کی سنت سے ثابت ہے۔ پس اس حدیث کا یہ ترجمہ کر لینا کہ چاہے لوگ بھوکے مر رہے ہوں کسی طرح کی ضرورتوں میں مصیبت زدہ پھنسے بیٹھے ہوں، اس طرف توجہ نہ کرو صرف انتظار کرو، جب سورج ڈوبے تو کسی کا روزہ کھلوا دو۔ اگر یہ ترجمہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی اس کو جھٹلا رہی ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس صادق القول کا فعل آپ کے

پس اس پہلو سے ایک اور نیکی جس کی طرف مَیں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ غریب کی ہمدردی ہے۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

قول کو جھٹلا رہا ہو کیونکہ آپ کے صادق القول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو کہتے تھے سو فیصدی اس پر عمل بھی کرتے تھے تو آپ کی سنت کے نقشے سے آپ کے کسی قول کا ٹکرانا ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ کے متعلق تو ہم یہی دیکھتے ہیں کہ رمضان مبارک میں بڑی شدت اور تیزی کے ساتھ ہر نیکی میں آگے بڑھتے تھے اور خصوصیت کے ساتھ غریب کی ہمدردی میں اور صدقہ و خیرات میں تو آپ کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا صحابہ کے پاس لفظ ختم ہو جاتے تھے بیان کرتے ہوئے۔ کہتے بس یہ سمجھ لو کہ ہوائیں جھکڑ میں تبدیل ہو گئیں۔ پس اس پہلو سے اس حدیث کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھیں۔ ان کو بھی تلاش کریں جو منہ سے مانگتے نہیں ہیں لیکن جن کی ضرورت انتہا کو پہنچی ہوتی ہے۔ لیکن محض روزہ کھلنے کے وقت ان پر نظر نہ کریں۔

پس صدقہ و خیرات میں کثرت سے آگے بڑھیں اور جس حد تک کسی کی توفیق ہو وہ اگر خود کسی غریب تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچے ورنہ جماعت کی وساطت سے صدقہ و خیرات میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔

غریبوں نے روزہ رکھنا بھی تو ہوتا ہے اور بھی تو ضرورتیں پوری کرنی ہیں ان کے بچے بھی تو بھوکے ہوتے ہیں جو روزہ کی عمر میں پہنچے ہی نہیں ہوتے۔ پس صدقہ و خیرات میں کثرت سے آگے بڑھیں اور جس حد تک کسی کی توفیق ہو وہ اگر خود کسی غریب تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچے ورنہ جماعت کی وساطت سے صدقہ و خیرات میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔

جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا رمضان مبارک ایک قسم کی عبادتوں کا معراج بن جاتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا: "اِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ بَاباً وَبَابُ الْعِبَادَۃِ الصِّیَامُ"۔ (جامع الصغیر)۔ ہر چیز کا ایک رستہ اور دروازہ ہوا کرتا ہے اور عبادت کا دروازہ رمضان ہے۔ اگر رمضان میں تم عبادتوں میں داخل نہ ہوئے تو پھر کبھی نہیں ہو گے۔

اس کے بہت سے معانی ہو سکتے ہیں لیکن ایک معنی جو عام فہم اور روزمرہ ہمارے مشاہدے میں ہے وہ یہ ہے کہ جس کو رمضان میں عبادت کی توفیق نہ ملے اسے سارا سال عبادت کی توفیق نہیں ملتی۔ پس یہ وقت ہے عبادت کرنے کا۔ یہ دروازہ کھلا ہے، اس دروازے سے داخل ہو گے تو پھر آسمان کا دروازہ کھلے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زمین کے دروازے تو بند رکھو اور اس رستے پر داخل ہو جاؤ جس کے آگے پھر آسمان کے دروازے لگے ہوئے ہیں۔ وہ بند ہوں یا کھلے ہوں پھر تمہیں اس سے کیا۔ پہلے اپنی زمین کے دروازے تو کھولو۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے پھر دروازوں کے حوالے سے ایک بات کی ہے اس کے مفہوم کو سمجھو اور پہلی بات کے ساتھ اس کا تعلق جوڑو۔ دروازے تو کھلتے ہیں، کن کے لئے؟ رمضان میں جن کے اپنے دروازے عبادت کے لئے کھل جاتے ہیں اور رمضان ان کے لئے کھلا دروازہ بنتا ہے۔ اب رمضان کو دروازہ کہنے میں یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ کیوں رمضان میں بعض لوگ محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ دروازہ کھلتا بھی ہے اور بند بھی ہو جاتا ہے۔ اس کو رستہ تو نہیں فرمایا، دروازہ فرمایا ہے۔ فرمایا ہے عبادت کا دروازہ۔ مگر جس پر کھلے گا وہی توفیق پائے گا۔ اگر بند دروازے سے کوئی ٹکرا کر یا اسے کھٹکھٹا کر واپس چلا گیا تو اس سے کیا فائدہ۔

پس رمضان میں اپنی عبادت کی طرف توجہ کریں اور اپنے بچوں کی عبادت کی طرف، اپنے ہمسایوں کی عبادت کی طرف، اپنے گردوپیش میں عبادت کے مضمون کو بیان کریں اور عبادت ایک ایسی چیز ہے جس میں داخل ہو کر واپسی کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر عبادت میں ایک دفعہ آپ داخل ہو کر پھر باہر نکلنے کی کوشش کریں گے تو ساری عبادتیں رائیگاں جائیں گی بلکہ بعض اوقات پہلے سے بھی بدتر مقام تک پہنچ جائیں گے۔ عبادت کا پکڑ رہنا، عبادت پر صبر کرنا لازم ہے۔ اور اس پہلو سے ایک بہترین موقع ہے دنیا کی تربیت کا۔

دنیا بھر کی جماعتوں کو بڑے مسائل میں سے ایک یہ مسئلہ درپیش ہے کہ بعض نوجوان جو نئی نسلوں کے پیدا ہونے والے ہیں، نئی نسلوں کی تربیت پانے والے ہیں ماحول کی کثافت اور گندگی سے متاثر ہو گئے ہیں، وہ عبادتیں چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اس ضمن میں صرف نوجوانوں کی بحث نہیں، بعض خواتین مجھے خط لکھ کر سب سے زیادہ درد یہ پیش کرتی ہیں کہ ہمارا خاوند ویسے ٹھیک ہے، سب کچھ ہے، ہمیں کوئی شکوہ نہیں مگر نماز نہیں پڑھتا۔ تو اللہ تعالیٰ ان بدنصیبوں کے نصیب جگا دے، ان کے مقدر روشن فرمائے۔ یہ عبادت تو ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر زندگی نہیں ہے۔ یہ تو روزمرہ کا سانس ہے، روزمرہ کا پانی ہے، اگر عبادت نصیب نہیں تو روحانی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ پھر خواہ دنیا کے لحاظ سے اچھا ہو، کیسا ہی ہو، دنیا میں اسلام سے باہر بھی تو اچھے اچھے لوگ نظر آتے ہیں۔ ہر مذہب نہیں بلکہ لامذہب لوگوں میں بھی، بعض جگہ جہاں ملائیت زیادہ ہو وہاں لامذہب لوگوں میں زیادہ شرافت نظر آتی ہے بہ نسبت ملائیت سے متاثر لوگوں کے۔ مگر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے کہ ایسے لوگوں سے لوگوں کو شر نہیں پہنچتا۔ وہ اسلام کا ایک پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن خود امن میں نہیں آتے۔ خود امن میں آنا تو اسلام کے دوسرے پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ ﴿مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ﴾ کہ جو اللہ کے لئے صاف ستھرا ہو کر اس کے حضور سر جھکا دے تو اچھے لگتے ہیں یہ لوگ۔ دنیا کو ان سے کوئی شر نہیں پہنچتا لیکن بدنصیب ہیں کہ خود اس فیض سے محروم ہیں جو اسلام کے اعلیٰ معنے میں داخل ہے جن کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے سے ہے، اس کے سپرد ہو جانے سے ہے۔ اس پہلو سے عبادت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس رمضان مبارک میں اپنی، اپنے ماحول کی جہاں جہاں تک آپ کی رسائی ہو، اس پہلو سے تربیت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عبادتوں پر قائم فرمائے اور عبادتوں کا ذوق عطا فرمائے اور اس مہینے میں ایسی عادت پڑ جائے کہ پھر چھٹے نہیں۔

دیکھو بدلوگوں کو تو بعض دفعہ چند دن کی بدی سے عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ جب ڈرگز (Drugs) کے متعلق ایک پروگرام آ رہا تھا جس میں سکول کے بچوں سے پوچھا جا رہا تھا کہ بتاؤ تم پر کیا گزری، تمہیں آخر کیا سوجھی کہ جانتے بوجھتے ہوئے اس کی بدیوں کو پہچانتے ہوئے تم نے ڈرگ اختیار کر لی اور اس کے عادی بن گئے۔ تو اکثر بچوں نے جو جواب دیا وہ یہی تھا کہ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ ایک دفعہ استعمال کرنے سے ہی عادت پڑ جائے گی۔ ہمارے دوستوں نے جو بڑے تھے جو یہ کیا کرتے تھے ہمیں کہا پہلے چکھ کے تو دیکھو ذرا۔ تھوڑی سی ہے، کیا فرق پڑتا ہے اور دیکھا دیکھی اس عجوبے کے طور پر کہ دیکھیں کیا چیز ہے ایک دفعہ جب استعمال کی تو جب وہ اثر ختم ہوا تو دل میں ایک کرید سی لگ گئی کہ اور بھی دیکھیں کیا ہے اور پھر وہ چلتے چلتے ایک ایسی بھوک بن گئی جس سے انسان تلملانے لگتا ہے اور جب تک اس بھوک کا پیٹ نہ بھرے اس وقت تک اس کو چین نصیب نہیں ہوتا تو بدیوں میں بھی تو لوگ چند دن میں عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پس رمضان میں اپنی عبادت کی طرف توجہ کریں اور اپنے بچوں کی عبادت کی طرف، اپنے ہمسایوں کی عبادت کی طرف، اپنے گردوپیش میں عبادت کے مضمون کو بیان کریں۔

- نیکی کو اگر اس طرح آپ اختیار کریں کہ اس کا لطف حاصل کرنے لگیں پھر آپ کو ضرور عادت پڑے گی۔ پس عادت ڈالنی ہے تو اس کا دوسرا قدم بھی اٹھائیں اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کریں اور لوگوں کو طریقے سمجھائیں کہ کس طرح عبادت میں لطف اٹھایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ جب مَیں نے عبادات کے مضمون پر سلسلہ شروع کیا تھا تو ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ میرے بچے کو یہ سن سن کر پوری بات سمجھ آتی بھی نہیں تھی لیکن نماز کی عادت پڑ گئی۔ چھوٹا سا معصوم بچہ اور ضرور میرے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا اور سجدے کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ سجدے میں کچھ بول رہا تھا۔ مَیں نے کہا کیا ہے۔ کہتا تم سے نہیں بات کر رہا، مَیں اللہ میاں سے بات کر رہا ہوں۔ اب دیکھو اس کو اس میں بھی لطف آتا تھا تو کیوں آپ عقل والے ہو کر، بڑے ہو کر، عبادت اس طرح ادا نہیں کرتے کہ اس سے لطف آنا شروع ہو جائے۔ اور یہ لطف بھی اللہ سے مانگنا ہو گا۔ پس اس مہینے عبادت پر قائم ہوں۔ اگر پہلے آپ کو لطف نہیں آتا اور صرف عادت ہے تو دعا مانگیں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عبادت کا لطف عطا کرے۔ پھر اپنے گھر والوں کے لئے یہ کوشش کریں اور ان کے لئے بھی یہ دعا کریں کہ اے اللہ رمضان کے چند دن ہیں، گزر جائیں گے۔ بعد میں ٹکریں مارتے پھریں گے۔ وہ نیکیاں جو اب قریب آ گئی ہیں، جنت قریب آنے کا یہ بھی تو مطلب ہے کہ نیکیاں آسان ہو گئی ہیں، پہنچ گئی ہیں، ہاتھ بڑھاؤ تو نیکی ہاتھ آ سکتی ہے ایسے وقت میں ہمیں نیکیاں عطا کر دے اور ایسی عطا کر کہ پھر آ کر جانے کا نام نہ لیں۔ ایک دفعہ آئے تو ہماری ہو کر رہ جائے۔ اس پہلو سے نمازوں کو قائم کریں اور نمازوں کے لطف اٹھائیں اور اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنے ماحول میں نماز کو قائم کریں کیونکہ سب سے زیادہ نحوست کسی قوم پر

چوہدری ایشین سٹور۔ گروس گیراؤ۔ بٹل بورن

اب نئی جگہ اور نئی شان کے ساتھ رمضان شریف کی خوشی میں

سیل سیل سیل

۱۔ تازہ حلال گوشت 1/2 بکرا 8-00 DM فی کلو ۲۔ گائے کے پائے 3-50 DM فی پایہ

۳۔ ہر قسم کی سبزی 6-00 DM فی کلو ۴۔ تازہ لہسن اور ادرک 5-00 DM فی کلو

۵۔ تازہ کھجوریں 5-00 DM فی کلو ۶۔ Cristaline پانی نمبر ا 2-50 DM (۶ بوتل)

۷۔ تازہ مرغی کے لیگ پیس 22-00 DM دس کلو

نیز اس کے علاوہ ہر ایک سوڈج مارک کی خریداری پر تین پیکٹ سویاں مفت

ہمارا نیا پتہ: Chaudry Asian Store

Darmstadter Str-68 64572 Butter Born / Germany

Tel: 06152 - 58603

عبادت سے دوری ہے۔ مذہبی قوم کہلاتی ہو اور عبادت سے عاری ہو جائے تو کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا۔ اور وہ قومیں جو عبادت پر قائم ہوں اور اس کے مزاج سے عاری ہوں، اس کے عرفان سے خالی ہوں، ان کی زندگی بھی ویران رہتی ہے، ان کو کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو میں جس عبادت کی طرف بلا رہا ہوں وہ وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عبادت تھی جس سے سینے ہی آباد نہیں ہوتے بلکہ اس کے گردوپیش روشن ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ بن جاتے ہیں جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے ﴿نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ﴾ کہ ان کا نور ان کے سینوں سے باہر آکر ان کے آگے آگے چلتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔ پس وہ تو سچی اور گہری عبادت سے حاصل ہو سکتا ہے ورنہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس زمانے ہی کے ذکر میں فرمایا کہ ﴿مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى﴾۔ ایسی مساجد بھی ہونگی اس زمانے میں جو بھری ہوئی ہونگی لیکن ہدایت سے خالی اور ویران۔ پس اپنی عبادتوں کو ہدایت سے خالی اور ویران نہ بننے دیں بلکہ ہدایت سے پُر کریں۔ پھر ان سے وہ نور نکلے گا جو آپ کے ماحول کو روشن کرے گا، آپ کے گردوپیش کو روشن کرے گا، آپ کو ترقی کے نئے رستے دکھائے گا۔ آپ کے آگے آگے چلے گا اور اس کے فیض سے پھر آپ دنیا کو بھی حقیقی عبادت کا ذوق عطا کرنے کی اہلیت حاصل کرلیں گے۔

> اس پہلو سے نمازوں کو قائم کریں اور نمازوں کے لطف اٹھائیں اور اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنے ماحول میں نماز کو قائم کریں کیونکہ سب سے زیادہ نحوست کسی قوم پر عبادت سے دوری ہے۔ مذہبی قوم کہلاتی ہو اور عبادت سے عاری ہو جائے تو کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب رمضان سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے" (دارقطنی بحوالہ جامع الصغیر)۔

اب رمضان کے سلامتی سے گزر جانے کا مطلب یہ ہے کہ جو رخ رمضان نے اختیار کر لیا وہ قائم ہو گیا اور دائمی ہو گیا۔ جس طرح ایک بندوق کی نالی سے گولی نکلتی ہے تو جس طرف نالی کا رخ ہے پھر جب تک دوسرے عوامل اس کا رخ موڑ نہیں دیتے وہ اسی طرف چلتی رہتی ہے۔ اگر ہوا نہ ہو، کشش ثقل حائل نہ ہو، دوسری اور ایسی باتیں جو کسی حرکت کرنے والے کی حرکت میں حائل ہو جاتی ہیں وہ درپیش نہ ہوں تو ہمیشہ ہمیش کے لئے اسی رخ پر وہ گولی چلتی رہے گی۔ تو رمضان کا سلامتی سے گزر جانے کا مطلب ہے، ایک مہینہ کی تیس دنوں کی عبادتوں کی عادت، نیکی کی عادت اتنی پختہ ہو چکی ہو کہ رمضان سے نکل کر بھی قبلہ وہی رہے جس قبلے کی طرف تم رمضان میں روانہ تھے وہ رخ نہ بدلے۔ اور سارا سال سلامتی سے گزر گیا کا یہ مطلب ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان سے پیچھا چھڑاتے ہی ہر نیکی سے چھٹی کر جاؤ اور کہو چلو جی اب سال گزر گیا۔ سال گزرنے میں نصیحت یہ ہے کہ سلامتی میں کہتا ہی اس کو ہوں جس کے نتیجے میں سال بھر کی سلامتی نصیب ہو۔ مہینے کی سلامتی نہیں، ایک مہینہ سارے سال کی ضمانت لے کر آئے وہ رمضان ہے جس کو کہا جاسکتا ہے کہ سلامتی سے گزر گیا۔

> اس رمضان میں جھوٹ کے خلاف بھی جہاد کریں اور جھوٹ کے خلاف جہاد میں بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور یہ بخاری کتاب الصوم سے حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: "جو روزہ دار جھوٹی بات اور غلط کام نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، چھوڑے نہ چھوڑے، جو مرضی کرتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ اس نے میری خاطر کھانا چھوڑ دیا اور پانی پینا بند کر دیا۔ جو چھوڑنے والی باتیں ہیں وہ یہ ہیں حقیقت میں اور جو چھڑائی جارہی ہیں وہ تو جائز باتیں ہیں، وہ تو عارضی طور پر بدباتوں کو چھڑانے کے لئے آپ کو ایک ورزش کروائی جارہی ہے۔ تو عجیب بات ہے کہ لوگ وہ باتیں جو حلال ہیں اور جائز ہیں وہ تو چھوڑ دیتے ہیں روزوں میں اور جو حرام ہیں وہ نہیں چھوڑتے۔ اور بڑی بھاری تعداد ایسے بے وقوفوں کی ہے اور اگر آپ اپنے آپ کا جائزہ لیں تو اس بے وقوفی میں کسی نہ کسی حد تک تقریباً ہر انسان ہی مبتلا رہتا ہے۔ بڑے گناہ نہیں چھوٹے گناہ کرتا رہتا ہے، لغویات میں مصروف رہتا ہے۔

پس روزے رکھنے میں جو جائز چیزوں کو چھوڑنا ہے اس میں یہ سبق ہے کہ جائز چھوڑ رہے ہو خدا کا خوف کرو، ناجائز کی جرأت کیسے کرو گے۔ اللہ کی خاطر تم کہتے ہو کہ ہمیں ایسا پیار ہے خدا سے، اس کی خاطر حلال چیزیں چھوڑنے پر آمادہ بیٹھے ہیں اور حرام نہیں چھوڑ سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اس کے روزے میں کوئی دلچسپی نہیں۔ کوئی اس کو فائدہ نہیں ہوگا۔ پس خصوصیت سے جھوٹی بات سے پرہیز یہ ایک بہت ہی اہم اور عظیم نصیحت ہے۔ اگر وہ لوگ جن کو جھوٹ کی عادت ہے اور بسا اوقات وہ جھوٹ بولتے ہیں ان کو پتہ بھی نہیں لگ رہا ہوتا کہ جھوٹ بول رہے ہیں لیکن کبھی کبھی یاد بھی آجاتا ہے کہ ہاں ہم جھوٹے ہیں۔ اگر خود وہ سوچیں تو پھر ان کے جھوٹ دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ مصیبت یہ ہے کہ جب کوئی دوسرا کہے تو نہ صرف یہ کہ مانتے نہیں بلکہ غصہ کرتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم جھوٹ نہیں بول رہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

ایک دفعہ ہمارے ہوسٹل میں ایک لڑکا ہوا کرتا تھا وہ جھوٹا مشہور تھا۔ اور اس سے میں نے بات کی تو کہتا ہے کہ "خدا دی قسم اے میں تے کدی وی جھوٹ نہیں بولیا"۔ کہ "لو جی، لو جی" بھی بہت کہنے کی عادت تھی کہ لو یہ کیا بات ہوئی۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور وہ جھوٹ بول رہا تھا کیونکہ ہر وقت جھوٹ بولتا تھا۔ تو بعض لوگوں کو پتہ نہیں لگتا لیکن سب سے مہلک بیماری جھوٹ ہے۔ ہر نیکی کو کھا جاتی ہے۔ یہ وہ تیزاب ہے جس سے سونا بھی پگھل جاتا ہے۔ "ایکوا ریجا" اس تیزاب کو کہتے ہیں جس سے سونا بھی نہیں بچتا۔ تو یہ ہر نیکی کو کھانے والا تیزاب ہے، اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو خصوصیت سے سچائی کی آماجگاہ بنائیں۔ اپنی بیویوں پر، اپنے بچوں پر نظر رکھیں اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو بیوی کو چاہئے کہ وہ آپ پر نظر رکھے۔ بچے میری آواز سن رہے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ آج کل احمدی بچوں کو بہت زیادہ شوق ہے اپنے بڑوں کی تربیت کرنے کا۔ وہ جو بات سن لیتے ہیں معصومیت سے اسے پلّے باندھ لیتے ہیں اور پھر بڑے کو کرتے دیکھتے ہیں کہتے ہیں دیکھو دیکھو ہم لکھ دیں گے حضرت صاحب کو کہ تم یہ کر رہے ہو۔ اور کئی ماں باپ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمیں بڑا لطف آیا بات سن کر۔ ان کی نصیحتیں ان کو پیاری بھی لگتی ہیں اور ان کے دل پر اثر بھی کرتی ہیں۔ اگر محلے والا کوئی آکے کہتا تو شاید اس پر مرنے مارنے پر یا لڑنے پر آمادہ ہو جاتے۔

پس بچوں کو میں کہہ رہا ہوں جو میرے مخاطب ہیں، میرے سامنے ٹیلی ویژن پر بیٹھے ہونگے وہ تیار ہو جائیں مربی بننے کے لئے، مگر گستاخی نہ کریں، ماں باپ آپ کے بڑے ہیں ان سے تن کر نہ بولنا، ادب اور پیار سے ان کو سمجھائیں تو انشاء اللہ آپ کی باتوں کا نیک اثر پڑے گا۔ یہ جو آپ نے محاورہ سن رکھا ہے کہ پھول کی پتی سے ہیرے کا جگر کٹ سکتا ہے۔ تو اے احمدی بچو! تم وہ پھول کی پتیاں ہو جن سے سخت جگر بھی کٹ سکتے ہیں۔ اگر پیار سے اللہ کی خاطر، ہمدردی سے، اپنے بڑوں کو نصیحت کرو گے تو دیکھنا انشاء اللہ ان کے دل پر اس کا کیسا گہرا اثر پڑے گا۔ تو تم بھی نگران ہو جاؤ اور اپنے گھروں میں جھوٹ کو داخل ہونے کی اجازت نہ دو اور جو داخل ہوئے ہیں ان کو دھکے دے دے کر باہر نکال دو۔

وہ جماعت جو جھوٹ سے پاک ہو جائے، اور اس زمانے میں جبکہ جھوٹ نے ساری انسانی زندگی پر قبضہ کر رکھا ہے، اس کی بقا کی آسمان ضمانت دے گا، خدا ضمانت دے گا۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کا بال بیکا نہیں کر سکے گی اگر آپ سچے ہیں۔ عقائد میں سچے ہیں، اعمال میں سچے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں مگر روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ کے زہر سے اپنے اعمال کو روز بروز ضائع کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تیزاب ہے جو نیکیاں کھاتا جاتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں ہمارے معاشرے میں بہت سخت تکلیفیں پھیلتی ہیں۔ جھوٹ کے نتیجے میں کئی طلاقیں ہوتی ہیں کئی گھر جہنم بنے رہتے ہیں اور روزمرہ کی جھوٹ کی عادت سے انسان اپنے باہر کے نقصان بھی کراتا ہے، تجارتوں میں بے برکتی پڑ جاتی ہے۔ جو شراکتیں ہیں وہ ناکام ہو کر ٹوٹ جاتی ہیں اور تلخیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ یہ تو بہت ہی خبیث چیز ہے۔ اس لئے اس رمضان میں جھوٹ کے خلاف بھی جہاد کریں اور جھوٹ کے خلاف جہاد میں بڑے کثرت کے ساتھ دعائیں کریں۔ چھوٹے بڑے سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ کی لعنت سے نجات بخشے۔

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ — *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ — *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

MAIL ORDER — EXPORT

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

• All prices are exclusive of VAT

ASIANET — SONY Entertainment Television — BANGLA TV — skydigital — ZEE TV — Prime — B4U

اور مَیں جو بار بار کہہ رہا ہوں اس کی وجہ ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی نیکیاں اختیار کرنے کے باوجود جھوٹ کو اس شدت سے نہیں چھوڑ رہے جیسا کہ ایک سخت نفرت کے رویے سے جھوٹ کو ترک کر کے باہر پھینک دینا چاہئے۔ اس طرح دلوں سے اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا ہوا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب ان کو ضرورت پیش آتی ہے جھوٹ بول جاتے ہیں۔ یعنی روزمرہ نہیں بول رہے ہوتے اگر گواہی دینی ہے کہیں، کہیں اپنے مقصد کی بات ہو، کہیں کسی جرم سے، کسی سزا سے بچنا ہو، کہیں اسائلم ڈھونڈنا ہو، کہیں اور اس قسم کے معاملات ہوں جہاں روزمرہ ان کی زندگی کو فائدہ ہو گا تو پہلا خیال ہی ان کے دماغ میں جھوٹ کا آتا ہے کہ کس طرح جھوٹ بولیں کہ ہم اس مصیبت سے بچ جائیں اور فلاں فائدہ حاصل کرلیں۔ ایک انشورنس ہے اس کا ناجائز استعمال ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں حکومت کچھ دلوا رہی ہے اور آپ اپنا کام کر رہے ہیں۔ اگر کر رہے ہیں تو پھر پکڑے جانے پر اس کے عواقب کے لئے بھی تیار رہیں۔ کیوں آپ کرتے ہیں؟ اگر تو اس یقین کے ساتھ کرتے ہیں کہ اگر ہم پکڑے گئے تو ہم مانیں گے اور اس سے بڑی بدی میں مبتلا نہیں ہونگے۔ اگر ایسا یقین ہو تو اکثر آپ میں سے کام ہی چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ لیکن جو کرتے ہیں اکثر ان کے دل میں اسی قسم کے چور چھپے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر پکڑے گئے تو ہم نے یہ کہنا ہے ہم تو یوں کر رہے تھے اور یہ بات ہو رہی تھی یا غلط اطلاع دی گئی ہے جھوٹ ہے، جھوٹے الزام ہیں۔ پس ہر انسان کے جسم کے اندر اس کے دل میں اس کے رگ و پے میں جھوٹ کے چور چھپے ہوئے ہیں اور حقیقت میں اگر وہ غور کرے تو خدا سے بڑھ کر ان کی عبادت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب سخت مصیبت کا وقت آتا ہے تو بعض مشرک بھی میری طرف دوڑتے ہیں اور مجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ جب سمندر میں ہواؤں کے مزاج بدل جائیں اور لہریں کشتی کو اس طرح تھپیڑے دینے لگیں کہ کسی وقت بھی وہ غرق ہو سکتی ہو اس وقت مشرک بھی خدا کو پکارنے لگتا ہے۔ اس موحد کا کیا حال ہو گا جب وہ زندگی میں ادنیٰ سی مشکلات کا سامنا کر رہا ہو، جب اس کی کشتی کو معمولی ہچکولے لگ رہے ہوں اور وہ خدا کی طرف دماغ لے جانے کی بجائے کسی جھوٹ کی طرف مائل ہو رہا ہو تو اس جھوٹ کو خدا بنانے کے مترادف بات ہے اور بہت ہی مکروہ بات ہے۔ ساری عمر کی توحید کو یہ جھوٹ کھا جاتا ہے اور باطل کر دیتا ہے۔

پس جھوٹ سے بچنے کی پہچان یہ ہے کہ اپنے اعمال پر غور کریں اور یہ فیصلہ کرتے رہیں بار بار کہ اس عمل کے نتیجے میں اگر مَیں کبھی ایسے مقام پر پہنچوں جہاں مجھے کوئی خطرہ درپیش ہو تو آیا مَیں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر سزا کو خوشی سے قبول کرتے ہوئے اپنی توحید کا سچے دل سے اقرار کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ توحید کے ساتھ وفا دکھا سکتا ہوں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو پھر اس کی زندگی میں خطرے کا الارم بج رہا ہے۔ ہر وقت وہ ان خطرات کا سامنا کر رہا ہے جو مشرک کو درپیش ہوتے ہیں۔

اس لئے جب کامل یقین اور سچائی کے ساتھ آپ اپنے نفس کا معائنہ کرتے ہیں اور پھر جھوٹ کو کرید کرید کر باہر نکال پھینکتے ہیں تو پھر توحید آپ کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے اور پھر کسی جھوٹ کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر خدا آپ پر اس طرح جلوہ گر ہوتا ہے اور اس طرح آپ کی حفاظت میں اور آپ کی پناہ میں کھڑا ہو جاتا ہے کہ پھر ان باتوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں رہتی۔ تب انسان کو پتہ لگتا ہے کہ امن کیا ہے، سلام کے کیا سچے معنی ہیں، اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا کیا ہوتا ہے۔ پس سلامتی سے جس مہینے میں سے گزرنے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ بنیادی سلامتی ہے۔ توحید حاصل کرلیں اور اللہ کی پناہ میں آجائیں۔ اگر آپ کو یہ نصیب ہو تو یقین کریں کہ آپ کا مہینہ ہی سلامتی سے نہیں گزرا بلکہ سال سلامتی سے گزر گیا اور پھر ایک اور سلامتی کے مہینے میں داخل ہو جائے گا یعنی ساری زندگی آپ کی سلامتی میں گزر گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

****......****......****

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے

۱۷ ویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

وفاقی وزیر امیگریشن آسٹریلیا کی شرکت۔

آسٹریلیا بھر سے ۳۰۰ سے زائد اطفال و خدام اور زائرین کی شمولیت

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف۔ ناظم اعلیٰ اجتماع)

(سڈنی): خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کا ۱۷واں سالانہ اجتماع اپنی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ مورخہ ۹ر اور ۱۰ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو ”مسجد بیت الھدیٰ“ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اطفال اور خدام کے اس سالانہ اجتماع میں سڈنی کی مجالس کے علاوہ ایڈیلیڈ، برزبین، کینبرا اور میلبورن کے ۳۰۰ سے زائد خدام اور اطفال نے بھرپور شرکت کی۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اپنے محبت بھرے دعائیہ پیغام سے نوازا۔

خدام و اطفال کے اس سالانہ اجتماع کے لئے تقریباً دو ماہ پہلے سے تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ مختلف کاموں کو احسن طریق پر سرانجام دینے کے لئے حسب سابق اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں ۱۷ مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے۔ ہر شعبہ کے ناظم اور ان کے معاونین نے خدا کے فضل سے نہایت ہی محنت سے کام کیا۔ اس کے علاوہ باقاعدگی سے ہر ہفتہ اور اتوار کو وقار عمل ہوتا رہا جس میں خدام و اطفال کے علاوہ انصار نے بھی حصہ لیا، جس میں مسجد کی صفائی اور دوسرے کام سرانجام دئے گئے۔ اجتماع کے لئے مسجد کے دونوں ہالز استعمال کئے گئے۔ نیچے والا ہال اطفال کے لئے جبکہ بالائی ہال خدام کے لئے استعمال کیا گیا۔ دونوں ہالز کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اسٹیج کا منظر نہایت ہی دلکش تھا۔ اجتماع سے پہلے اور بعد میں بھی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض سے مہمان فیضیاب ہوتے رہے۔

اجتماع میں شرکت کے لئے جمعرات مورخہ ۷ر ستمبر سے ہی خدام اور اطفال سڈنی پہنچنا شروع ہو گئے اور خدا کی رضا کی خاطر ہزاروں کلومیٹر کا سفر طے کر کے نہایت جوش و جذبہ سے اجتماع کی رونقوں کو دوبالا کیا۔

اجتماع کے دنوں میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی رہی۔ اور درس قرآن کریم اور احادیث اور ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اطفال اور خدام مستفیض ہوتے رہے۔

مورخہ ۸ر ستمبر کو نماز مغرب کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جو کہ تقریباً ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہی۔

تقریب پرچم کشائی

مورخہ ۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو صبح ۹ بجے مسجد بیت الھدیٰ کے سامنے والے احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا مکرم فیروز علی صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا جبکہ مکرم مسرور احمد صاحب قائد برزبین نے آسٹریلیا کا پرچم لہرایا۔ فضا اس موقع پر نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی۔ مکرم سید فواض احمد صاحب نے خدام کا ترانہ ”ہیں بادہ مست بادہ آشام احمدیت“ پیش کیا جبکہ اطفال کے ایک گروپ نے آسٹریلیا کا قومی ترانہ نہایت ہی خوبصورتی سے پیش کیا۔

پرچم کشائی کی اس پروقار تقریب کے بعد اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم عبدالماجد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم صدر صاحب نے خدام کا عہد دہرایا۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار ثاقب محمود عاطف نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو کہ آپ نے اجتماع کے موقع پر صدر خدام الاحمدیہ کے نام ارسال فرمایا تھا۔

بعدہٗ صدر خدام الاحمدیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں اجتماع کی غرض و غایت بیان کی اور آنے والے خدام و اطفال کو خوش آمدید کہا۔

صدر صاحب کے خطاب کے بعد بعض علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن اور تقریری مقابلہ جات شامل تھے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد رسہ کشی، لمبی چھلانگ اور گولہ پھینکنے کے مقابلے ہوئے۔ اس کے علاوہ ۱۰۰ میٹر کی دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ اور فٹ بال کے مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد ساری ٹیمیں گراؤنڈ میں آگئیں اور والی بال کے مقابلے منعقد ہوئے۔

دوسرے دن صبح کا اجلاس نائب قائد مجلس ایڈیلیڈ مکرم بشارت احمد صاحب چوہان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد نظم خوانی کے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

ٹریول کی دنیا میں ایک نام
KMAS TRAVEL
پی آئی اے کے منظورشدہ ایجنٹ
جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری
پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود
KMAS TRAVEL
Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-7302624

اجالوں اور انوارِ ہدایت کی نقیب

تاریک سرنگ کے آخری سرے پر نظر آنے والی روشنی

(مسعود احمد خان دہلوی)

یہ ایک دردناک حقیقت ہے کہ گزشتہ کئی صدیوں سے عالم اسلام پر نکبت و ادبار کا بظاہر ایک ایسا لامتناہی دور آیا ہوا ہے کہ کسی طور ختم ہونے میں نہیں آرہا اور اس میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ شرق و غرب میں چھائی ہوئی عظیم اسلامی سلطنتیں ایک قصہ پارینہ بن چکی ہیں۔ مغرب کی عیسائی طاقتیں نت نئے علوم دریافت کر کے اور سائنس و ٹیکنالوجی میں بہر طور سبقت لے جا کر ایسی ابھریں کہ باری باری ایک ایک اسلامی ملک کو زیر کرتی چلی گئیں اور اب وہ کرہ ارض پر ایسی چھائی ہوئی ہیں کہ انہوں نے بشمول اسلامی ممالک، مشرق کے اکثر پسماندہ ملکوں کو اپنا دست نگر و دریوزہ گر بنا چھوڑا ہے۔

اس دریوزہ گری نے نوبت یہاں تک پہنچا دی ہے کہ مغربی طاقتیں اپنے مادی اور سیاسی غلبہ اور استیلاء کے بل پر مسلسل اقتصادی چالیں بروئے کار لا لا کر بالخصوص اسلامی ملکوں کو نت نئے مصائب میں مبتلا کرتی چلی آرہی ہیں۔ ہر چند کہ کرۂ ارض پر نصف سے زائد مسلمان ملک اب بھی موجود ہیں اور وہ کہنے کو ہیں بھی آزاد و خود مختار لیکن فی الاصل وہ ہیں اس قدر پسماندگی و بے چارگی کا شکار کہ مغربی طاقتوں کے برپا کئے ہوئے فتنوں کا مقابلہ کرنے کی ان میں سکت نہیں ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہہ رہا ہے اور مسلمان ممالک ہیں کہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کے مصداق بن کر حسرت و یاس کی عبرتناک تصویر بنے ہوئے ہیں۔ فلسطین کی ارض مقدس ہو یا سرسبز و شاداب وادئ کشمیر، عراق ہو یا افغانستان، بوزنیا ہرزیگوینیا ہو یا کوسووا، الجیریا ہو یا چیچنیا کی مسلم ریاست ہر جگہ خون مسلم کی ارزانی مسلمان ملکوں کی بے بسی و بیچارگی کا انتہائی دردناک و جگر پاش منظر پیش کر رہی ہے۔

ملت اسلامیہ کے حساس و درد مند افراد خون کے آنسو رو رو کر آئے دن بے بسی و بے چارگی اور کسمپرسی کی اس حالت پر اپنے دلی درد و کرب کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ غم و الم اور افسردگی و پژمردگی کے اظہار پر مشتمل ایسی دردانگیز تحریروں کو اگر یکجا کیا جائے تو نوحہ گری و گریہ وزاری کی آئینہ دار ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ لاچاری پر اس غمگینی اور صورت حال کی سنگینی پر اس آہ و زاری کی ایک تازہ مثال ہمیں ائر کموڈور (ر) جناب انعام الحق صاحب کی تحریر کردہ کتاب موسومہ "ایام رفتہ" میں بھی ملتی ہے۔ موصوف نے اپنی عمر عزیز کا ایک بڑا حصہ رائے ونڈ کی تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں گزارا ہے۔ بہت کچھ سرگرمی و گرمجوشی کے باوجود ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ انہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں جبکہ ان کی عمر ۸۷ برس ہو چکی ہے اپنی کتاب "ایام رفتہ" میں اپنی یادوں کو یکجا کر کے انہیں زیور طبع سے آراستہ کرایا ہے۔ اور ان کی یادوں پر مشتمل اس کتاب کو ۱۹۹۹ء میں شائع بھی کیا ہے معروف اشاعتی ادارے "سنگ میل پبلی کیشنز لاہور" نے۔ انہوں نے زندگی بھر کی جدوجہد کا ذکر کرنے کے بعد کتاب کے آخری باب میں عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کی زبوں حالی، ہر آن بڑھنے والی ابتری اور امیدوں کی مسلسل پامالی کا بہت دردانگیز نقشہ کھینچا ہے۔ اس کے تین اقتباس ذیل میں ہدیۂ قارئین ہیں۔ وہ عالم اسلام کی بے بسی و بیچارگی اور تباہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"امت مسلمہ کی بیچارگی اور بے بسی، صیہونی طاقت کا ظلم و تشدد، فلسطینیوں کو حراست میں لینا، عراق کی سرزنش، عرب ممالک کی بے سروسامانی، کشمیریوں پر مظالم، بوسنیا کی تباہی، چیچنیا کی حالتِ زار، افغانستان کی خانہ جنگی، ہر جگہ اسلام کے خلاف محاذ آرائی، پاکستان کی سیاسی جماعتوں کا جوڑ توڑ، سماجی دشمنوں کی سازشیں، اقتصادی بدحالی، کسی کو خبر نہیں کہ کل کیا ہوگا؟ ایک بے اطمینانی کی عام فضا، عدم تحفظ کا بڑھتا ہوا احساس۔ یہ ہیں حالات حاضرہ، کوئی بہتری کی صورت نظر نہیں آتی"۔

(کتاب "ایام رفتہ" صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸۔ مطبوعہ ۱۹۹۹ء شائع کردہ سنگ میل پبلیکیشنز۔ لاہور)

اس کے بعد ریٹائرڈ ائر کموڈور صاحب پاکستان کی بد سے بدتر صورت حال اور یکسر فقدان اصلاح احوال کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"پاکستان کے حالات بہتر ہونے کی بجائے ابتر ہو رہے ہیں۔ اقتصادی مسائل بڑھ رہے ہیں۔ ملک مقروض تر ہوتا جا رہا ہے۔ تعلیم کا معیار برابر گر رہا ہے۔ خود غرضی، رشوت ستانی، ظلم و تشدد بڑھ رہا ہے۔ ڈاکوں اور قتل و غارت میں اضافہ ہے۔ فرقہ واریت کی لعنت فروغ پا رہی ہے۔ حکمران عیش و عشرت کرتے ہیں۔ حکومت عوام کو دھوکہ دیتی ہے۔ دفتر میں کام نہیں ہوتا۔ ہڑتالوں کا زور ہے۔ ٹی وی فحاشی پھیلا رہا ہے۔ اخبارات لوگوں کو سراسیمہ کرتے ہیں۔ پارٹی بازی زوروں پر ہے۔ پولیس اپنے فرائض صحیح انجام نہیں دیتی۔ بیرونی طاقتیں دشمنی پر آمادہ ہیں، سب ہمارے دوست بن کر دشمنی کرتے ہیں۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک اپنی حکمرانی کرتے ہیں۔ آج ہم دوسروں کے کہنے پر چلتے ہیں۔ عوام پس رہے ہیں مہنگائی بڑھ رہی ہے۔ روپے کی قدر کم ہوتی جا رہی ہے۔ کارخانے بند، بیروزگاری زیادہ، بیرونی سرمایہ کاری پر انحصار، سودی کاروبار، ہم خود اپنے دشمن بن گئے ہیں۔ پھر کوئی بہتری کی صورت نظر نہیں آتی۔ ناامیدی، بے کسی اور بے بسی ہے۔ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا (ہماری عادت)۔

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے"

(کتاب مذکور کا صفحہ ۲۹۳)

آخر میں موصوف نے عالم اسلام کی مغلوبیت اور ہر محاذ پر اس کی ہزیمت کا اعادہ کے رنگ میں پھر ذکر کیا ہے۔ اس اعادہ اور تکرار نے ان الفاظ کا روپ دھارا ہے۔ فرماتے ہیں:

"پاکستان کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک کا بھی حال زبوں ہے۔ دین سے دوری ہے۔ ترکی اور اسرائیل کا فوجی تعاون ہو گیا ہے جو خطرناک ہے۔ ترکی کی فوج اسلام کو ہی دبانا چاہتی ہے۔ الجیریا میں مسلمانوں اور فوج میں جنگ جاری ہے۔ افغانستان میں، روس، ہندوستان اور ایران طالبان کے خلاف پیشقدمی کر رہے ہیں۔ سوڈان کی اسلامی حکومت کے خلاف محاذ آرائی ہو رہی ہے۔ فلسطین میں یہودی اپنی بستیاں بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ مسلمان اقلیتوں پر ہر جگہ ظلم و تشدد ہو رہا ہے۔ کشمیر کے مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ برما میں مسلمان اقلیت کو ایذا دی جا رہی ہے۔ مسجدوں کو ہر جگہ مسمار کیا جا رہا ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو کچل دیا گیا ہے۔ کہیں سے کوئی اچھی خبر نہیں ملتی"۔

(کتاب مذکور کا صفحہ ۲۹۵)

عالم اسلام کی زبوں حالی کا جو نقشہ نہایت مختصر الفاظ میں مصنف نے کھینچا ہے۔ وہ اس قدر مبرہن ہے کہ سب پر عیاں ہے۔ اپنے اور پرائے سب اس کے واقف ہیں۔ یہ شنید نہیں بلکہ دید ہے اور ہر کوئی اس کا عینی شاہد ہے۔ البتہ عالم اسلام کی اس خستہ حالی اور بے بسی و بے چارگی پر بعض افراد امت زبان سے کہیں یا نہ کہیں بہرحال یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا (نعوذ باللہ) خدا نے امت محمدیہ کو خیر امت کے لقب سے سرفراز فرمانے اور طویل زمانہ تک واقعی اس کے خیر امت ہونے کا عملی ثبوت بہم پہنچانے کے بعد اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ زمانہ کے رحم و کرم پر چھوڑے جانے کی وجہ سے حالات کے تھپیڑے کھانے اور غیروں کے ظلم و تشدد کا نشانہ بن کر اور خود باہمی کٹا چھنی کا عبرتناک نمونہ پیش کر کے ذلت پر ذلت اٹھاتے اور اٹھاتے چلے جانے پر مجبور ہے؟ اور کیا اب امت کے افراد کا یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ اپنی تباہ حالی اور بربادی کا ماتم کرتے رہیں اور خود اپنے مرثیے پر مرثیے لکھ لکھ کر آہ و بکا کرتے اور روتے پیٹتے رہیں؟

ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ امت محمدیہ کو معرض وجود میں لانے اور اسے خیر امت کے لقب سے سرفراز فرمانے والا خدا قادر و عزیز خدا ہے اور ہے بھی سچے وعدوں والا۔ یہ امت بھی خیر امت ہونے کے باوجود مشیت الٰہی کے زیر اثر دنیا میں مکافات عمل کے طور پر جزا و سزا کے جاری و ساری قانون کی کارفرمائی سے مبرا نہیں ہے۔ وہ اپنے کئے کی سزا بھگت رہی ہے لیکن اس قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا نے یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ وہ اس امت کو جسے اس نے دوسروں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے کبھی مٹنے نہیں دے گا بلکہ آخری زمانہ میں اس کے بگڑے ہوئے حالات کو سدھارنے اور ترقی کی راہ پر گامزن کر کے دین و دنیا میں اسے سرخرو کرنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی معہود کو مبعوث کرے گا اور وہ مسیح موعود اور مہدی معہود اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ایک فرزند جلیل اور کمال درجہ وفادار غلام کی حیثیت سے افراد امت کو ان کی خرابیوں اور خطاکاریوں سے آگاہ کرے گا اور ان کی ذلت و ادبار کی وجوہات کو کھول کھول کر بیان کرے گا اور انہیں پکار پکار کر اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حصار عافیت کی طرف آنے کے لئے بلائے گا۔ چنانچہ سچے وعدوں والے خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق عین وقت پر اسے دنیا میں بھیجا اور اس نے پوری امت کو مخاطب کر کے پکار کر کہا ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

پھر مبعوث ہونے والے مسیح موعود حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے امت کو اس کی اصل گمراہی اور نتیجۃً دشمنان اسلام کے ہاتھوں اس کی تعذیب میں مبتلا ہونے اور ذلت و خواری سے دوچار ہونے کی وجوہات سے خبردار کرتے ہوئے یہ بھی اعلان فرمایا:

"وَمَا كَانَ لِكَافِرٍ اَنْ يَّهْزِمَكُمْ وَلٰكِنْ ذُنُوْبُكُمْ هَزَمَتْكُمْ وَتَرَكْتُمُ الْحَضْرَةَ وَكَذَالِكَ تُتْرَكُوْنَ . وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ فَمَا آنَسَ فِيْهَا تُقَاةً فَسَلَّطَ عَلَيْكُمْ قَوْمًا عُصَاةً وَاَعْطَاهُمْ لِتَعْذِيْبِكُمْ قَنَاةً فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ . اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ فَهَلْ اَنْتُمْ مُغَيِّرُوْنَ وَمَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ"۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی (الاستفتاء صفحہ ۴۰) بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۶)

ترجمہ: اور کسی کافر کی مجال نہ تھی کہ تمہیں شکست دیتا مگر تمہارے گناہوں نے تمہیں ہزیمت دی۔ اور تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اور اس طرح سے خود بھی چھوڑے گئے۔ اور اللہ نے تمہارے دلوں پر نگاہ کی اور ان میں پرہیزگاری نہ دیکھی۔ پس اس نے تم پر ایک گندی قوم کو مسلط کیا اور انہیں تمہاری تعذیب کے لئے نیزے دئے۔ پس کیا تم باز نہیں آتے۔ اللہ کسی قوم سے اپنے سلوک کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ پس کیا تم تبدیلی پیدا کرو گے؟ اور اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار ہو اور ایمان لاؤ پس کیا تم ایماندار بنو گے؟۔

اس زمانہ کے مسلمان دہرے قصوروار ہیں۔ ایک قصور تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنی بداعمالیوں سے خدا کی ناراضگی مول لی اور سزا دہی کے لئے اس نے ان پر ایک غیر قوم کو مسلط کر دیا۔ دوسرا قصور ان سے یہ سرزد ہوا کہ خدا نے ان کو راہ نجات دکھانے اور انہیں از سر نو خدائی فضلوں کا مورد بنانے کے لئے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت ﷺ کے

جس فرزند جلیل کو مبعوث فرمایا انہوں نے نہ صرف یہ کہ اس کی تکذیب کی بلکہ اس کو اور اس پر ایمان لانے والوں کی اہانت کرنے اور انہیں ایذائیں دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اب ظاہر ہے کہ جو خود اپنا دشمن آپ بن جائے اس کو اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے سے کون روک سکتا ہے۔ لیکن خدا کی یہ تقدیر اپنی جگہ اٹل ہے اور کوئی نہیں جو اسے بدل سکے کہ اگر آج نہیں تو کل اور اگر کل نہیں تو پرسوں ایک نہ ایک دن انہیں فوج در فوج اس راہ نجات کی طرف آنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں ان کے لئے کھولی ہے۔ وہ نہیں تو ان کی اولادیں اور نسلیں دیوانہ وار اس کی طرف آئیں گی۔ آنے والے اب بھی آرہے ہیں لیکن وقت آئے گا کہ راہ نجات کے خواہاں اور حق کے متلاشی جوق در جوق اور فوج در فوج آئیں گے۔ مسیح آخرالزمان فرما گئے ہیں اور پکار پکار کر فرما گئے ہیں کہ ان کی یہ آہ وبکا آج بھی فضاؤں میں گونج رہی ہے اور اب تو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (ایم ٹی اے) کے ذریعہ آفاق کے کناروں تک اس کی گونج مسلسل سنائی دے رہی ہے۔

"وَاِنِّی اُرْسِلْتُ مِنْ رَبِّی بِکُلِّ قُوَّةٍ وَ بَرَکَةٍ وَعِزَّةٍ. وَاِنَّ قَدَمِی هٰذَا عَلٰی مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَیْهَا کُلُّ رِفْعَةٍ فَاتَّقُوا اللّٰهَ اَیُّهَاالْفِتْیَانُ. وَاعْرِفُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْنِیْ وَلَا تَمُوْتُوْا بِالْعِصْیَانِ. وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ وَحَانَ اَنْ تُسْئَلَ کُلُّ نَفْسٍ وَتُلَانَ. اَلْبَلَایَا کَثِیْرَةٌ وَلَا یُنَجِّیْکُمْ اِلَّا الْاِیْمَان. وَالْخَطَایَا کَبِیْرَةٌ وَلَا تُذَوِّبُهَا اِلَّا الذَّوَبَانُ. اِتَّقُوْا عَذَابَ اللّٰهِ اَیُّهَا الْاَعْوَانُ. وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ. وَلَا تَقْعُدُوْا مَعَ الْغَافِلِیْنَ وَالَّذِیْنَ نَسُوْاالْمَنَایَا. وَسَارِعُوْا اِلَی اللّٰهِ وَارْکَبُوْا عَلٰی اَغْدَی الْمَطَایَا وَاتْرُکُوْا ذَوَاتِ الضَّلْعِ وَالرَّذَایَا تَصِلُوْا اِلٰی رَبِّ الْبَرَایَا. خُذُوْا الْاِنْقِطَاعَ لِیُوْهَبَ لَکُمُ الْوَصْلُ وَالْاِقْتِرَابُ. وَکَسِّرُوْا الْاَسْبَابَ لِیُخْلَقَ لَکُمُ الْاَسْبَابُ. وَمُوْتُوْا لِیُرَدَّ اِلَیْکُمُ الْحَیٰوةُ اَیُّهَا الْاَحْبَابُ"۔

ترجمہ: اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور زمانہ نزدیک آگیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر گداز ہو جانا۔ خدا کے عذاب سے اے میرے انصار ڈرو۔ اور جو خدا سے ڈرے اس کے لئے دو بہشت ہیں۔ پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو، ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ۔ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کر چلتے ہیں تا اپنے خدا کو ملو۔ خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور اسباب کو توڑ دو تا کہ تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مر جاؤ تا دوبارہ زندگی تمہیں دی جائے"۔

(خطبہ الہامیہ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۷۰ تا ۷۲۔ شائع کردہ ایڈیشنل ناظر اشاعت، گریسن ہال روڈ لندن)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باجود اور آپ کی زیر قیادت روز روشن کے اجالوں میں از سر نو شروع ہونے اور مسلسل جاری رہنے والا روشنیوں کا سفر ہی فی الاصل وسیلہ ظفر ہے۔ یہ مبارک سفر اپنی تمام تر تابانیوں کے باوصف عالم اسلام کی گم کردہ راہ اکثریت کے لئے اس کی اپنی کورباطنی کے باعث ابھی اندھیری سرنگ کے آخری سرے پر نظر آنے والی دور افتادہ روشنی کی چمک کی طرح ہے۔ وہ ہنوز بے خبر ہیں کہ دور نظر آنے والی روشنی کی چمک روز روشن کے اجالوں اور پرسرور انوار ہدایت کی نقیب ہے اور یہ دور افتادہ روشنی اجالوں میں آنے اور غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کے روشن سفر میں شامل ہو کر آگے سے آگے بڑھنے اور بڑھتے چلے جانے کی حتمی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ اپنی شامت اعمال سے ایک طویل اور اندھیری سرنگ میں جا داخل ہونے والوں کی اس سرنگ سے باہر آنے کی خود ساختہ و خود تراشیدہ کوششیں اور راہیں لنگڑا کر چلنے والے سست رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر ادھر ادھر بھٹکنے کے مترادف ہیں۔ اس تاریکی سے نکلنے کے لئے مضبوط اور تیز رفتار گھوڑوں کی ضرورت ہے اور وہ تیز رفتار گھوڑے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ للٰہی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کو منجانب اللہ عطا کئے گئے ہیں۔ دوسروں کو یہ تیز رفتار گھوڑے صرف جماعت احمدیہ ہی فراہم کر سکتی ہے۔ جب تک تاریکی میں بھٹکنے والے ان تیز رفتار آسمانی گھوڑوں کے متلاشی بن کر ان پر سوار ہونے پر آمادہ نہیں ہونگے وہ اندھیری سرنگ میں پھنسے اور اس کے اندھیروں میں بھٹکتے رہیں گے۔ خدا انہیں آسمانی نور کو پہچان کر تاریکی سے باہر آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

بقیہ: رمضان المبارک۔ کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ از صفحہ نمبر ۴

تکبیر کرو۔ یہ نہیں کہ تم شکوہ کرو کہ ہمیں بھوکا رکھا بلکہ یہ سمجھو کہ بڑا احسان کیا کہ روزہ جیسی نعمت ہمیں عطا کی۔ یہاں مومن کا نقطہ نگاہ واضح کیا گیا ہے کہ اسے قربانی کا جو موقعہ بھی ملے وہ اسے اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہے۔ اور جس قوم کا یہ نقطہ نگاہ ہو جائے اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ وہ ضرور کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ ایسی قوم حقیقی معنوں میں زندہ قوم ہو جاتی ہے۔ جب ایک شخص کے دل میں یہ خیال ہو کہ مجھ پر جو دینی ذمہ داریاں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرے گا۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی بڑائی کرے خدا تعالیٰ اس کی بڑائی کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تمہیں جو کوئی تحفہ دے تم اسے اس سے بہتر تحفہ دو اور جب ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ایسا نہ کرے۔ انسان اس کی خدمت میں تحفہ پیش کرے اور وہ اس سے بہتر تحفہ اسے نہ دے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی بڑائی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی بڑائی کرتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ تکبیر صرف منہ سے نہ ہو۔ جس تکبیر سے وہ خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ گالیاں کھاؤ، ماریں کھاؤ، پتھر کھاؤ اور پھر بھی خدا تعالیٰ کی تکبیر کرو کہ اس نے ہمیں یہ مواقع عطا کئے ہیں۔ گویا حقیقی تکبیر یہی ہے کہ جتنا زیادہ ظلم ہو اتنا ہی زیادہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور کہے کہ مجھ پر اس کے کتنے احسان ہو رہے ہیں۔ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر کرے اور اس کی بڑائی بیان کرے۔ ایسے شخص کی تکبیر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ یقیناً اس کو بڑھاتا ہے اور اس کی بڑائی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ ورنہ صرف منہ کی تکبیریں اس کے کسی کام نہیں آسکتیں۔

اس کے بعد فرمایا ﴿لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ﴾۔ یہ روزے ہم نے اس لئے مقرر کئے ہیں تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾ کے مقابل پر رکھ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ سہولت ہم نے اس لئے رکھی ہے کہ تم شکر گزار بنو کہ خدا تعالیٰ نے مدارج عالیہ کے حصول کے لئے ہمارے لئے کس قدر سہولتیں رکھ دی ہیں اور تمہاری جبین نیاز ہمیشہ اس کے حضور جھکی رہے۔

غرض ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین احکام دئے ہیں اور تین ہی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ تین احکام تو یہ دئے ہیں کہ (۱) مہینہ کے روزے رکھو۔ (۲) رمضان میں رکھو۔ (۳) مریض اور مسافر کو ان دنوں میں رخصت ہے۔ اس کے مقابل پر تین ہی حکمتیں بیان فرمائیں۔ (۱) کہا تھا کہ ایک مہینہ کے روزے رکھو اس لئے فرمایا کہ اگر ہم روزے مقرر نہ کرتے تو لوگ کم و بیش رکھتے اور اس طرح وہ تعداد پوری نہ ہوتی جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ (۲) کہا تھا کہ رمضان میں روزے رکھو۔ اس پر کوئی کہہ سکتا تھا کہ رمضان کو کیوں مقرر کیا ہے۔ جس مہینہ میں کوئی چاہتا روزے رکھ لیتا۔ اس لئے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کا نزول یاد آکر خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کا جوش پیدا ہوگا اور اس مبارک مہینہ میں خدا تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف تمہیں زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔ (۳) کہا تھا کہ بعض کے لئے رخصت ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی کہ ان آسانیوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا جذبہ تمہارے دلوں میں پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ کو ہمارا کتنا خیال ہے۔ اس نے ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ یہ ﴿عِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾ کے مقابلہ میں فرمایا کہ یہ تخفیف اور سہولت اس لئے ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس کی محبت سے اپنے سینہ و دل کو منور کرو۔ اسی طرح ﴿لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ﴾ میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ رمضان ہم نے اسی لئے اتارا ہے کہ تم شکر گزار بنو۔ یعنی ہر تکبیر کے بعد شکر کرو کہ خدا نے اپنی تکبیر کی توفیق دی اور پھر اس بات کا شکر کرو کہ خدا نے شکر کی توفیق دی۔ اور پھر شکر کی توفیق ملنے پر شکر کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے شکر کا ایسا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا کہ انسان ہر وقت اس کے دروازہ پر گرا رہے گا اور اس غلام کی طرح ہو جائے گا جو کسی صورت میں بھی اپنے آقا کو نہیں چھوڑتا۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت ۱۸۶)

Unique Travel یونیک ٹریول

تمام ائرلائنز کے ذریعہ دنیا بھر کے لئے سستی ٹکٹوں اور یقینی نشستوں کی فراہمی کا مرکز
اور بہت سی زبانوں میں ترجمہ کی سہولت

لاہور، اسلام آباد، پشاور، ملتان، فیصل آباد	DM 1130,-
فیملی فیئرز (کم از کم چار افراد)	DM 1030,-
کراچی	DM 885,-
فیملی فیئرز (کم از کم چار افراد)	DM 805,-

رابطہ:
Tel: 06152-638771 - Fax: 06152-638772
Alte Mainzer str. 36 - 64569 Nauheim (G.Gerau) Germany

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ:رپورٹ جرمنی از صفحہ ۱۶

والے اخبار Westfalische Nachrichten نے لکھا:

خلیفة المسیح نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا

Munsteri-Hiltrup: خوبصورت لباس اور سروں پر ٹوپیوں کے ساتھ کل جماعت احمدیہ Munster ایک بڑی اہم شخصیت کی منتظر تھی۔ محافظ اور بچھے ہوئے قالین بتاتے تھے کہ کسی بہت بڑی شخصیت کی آمد ہے۔ جماعت احمدیہ Munster کے صدر نے ایک بچے کو پھولوں کا گلدستہ دیا جبکہ باقی تمام نگاہیں آنے والی چند گاڑیوں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر کے بعد (حضرت) خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ) کا ورود مسعود ہوا جو کہ ۱۹۸۴ء سے لندن میں رہائش پذیر ہیں۔ ممبران جماعت احمدیہ اس بات پر بہت خوش تھے کہ (حضرت) خلیفة المسیح (ایدہ اللہ) ان کی دعوت کو قبول فرماتے ہوئے Hiltrup میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی غرض سے تشریف لا رہے ہیں۔ انہوں (حضور اقدس) نے سنگ بنیاد کی جگہ ایک اینٹ نصب فرمائی جس کے بعد جماعت احمدیہ کے نو(۹) نمائندوں نے اینٹیں نصب کیں۔ اس کے بعد دعا کروائی جس میں تمام افراد شریک ہوئے۔ بعدازاں انہوں نے تمام افراد کے ساتھ مصافحہ کیا اور Onsabruck کی طرف روانہ ہو گئے۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے بتایا کہ Osnabruck میں اپنی تکمیل کے آخری مراحل کو پہنچنے والی مسجد کا آج افتتاح بھی ہے۔

(Westfalisch Nachrichten 01.09.2000)

جرمن ٹی وی (WDR) نے تقریباً چار منٹ تک اس تقریب کی جھلکیاں نشر کیں اور حضور اقدس کی آمد سنگ بنیاد رکھنے اور Osnabruck کی روانگی تک کی جھلکیاں نشر کیں اور پورے علاقے میں لوگوں سے نہ صرف جماعت کا تعارف ہوا بلکہ لوگوں کو حضور اقدس کا چہرہ بھی دیکھنا نصیب ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

Moschee: Kalif legt Grundstein

Blitzaktion gestern an der Hansestraße

Von Maria Meik

Münster-Hiltrup. Wie aus einem Märchen aus tausendundeiner Nacht: In glanzvollen Gewändern und mit Kopfbedeckung blickte gestern Nachmittag die Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat einem großen Ereignis entgegen. Bodyguards und ein ausgerollter Teppich ließen im Gewerbegebiet an der Hansestraße auf hohen Besuch schließen. Abdul Islam, Präsident der Gemeinde in Münster, drückte schnell einem Kind einen Blumenstrauß in die Hand, als sich auch schon alle Blicke auf das einfahrende Auto richteten. Zum Vorschein kam das Oberhaupt der islamischen Reformbewegung, Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmed, der seit 1984 in London im Exil lebt. Zur Freude der Gläubigen war er der Einladung zur Grundsteinlegung für die Moschee in Hiltrup gefolgt.

Sein Besuch wurde zu einer Blitzaktion. Er nahm nicht einmal mehr Platz auf dem eigens für ihn aufgestellten Stuhl in einem weißen Zeltpavillon. Zu knapp war seine Zeit. Zügig schritt er zur Tat und setzte einen der insgesamt zehn Steine in ein aufgemaltes Feld. Vertreter der Gemeinde legten die weiteren neun Steine aneinander. Ein stilles Innehalten im Gebet, Händeschütteln und Winken, und schon ging es für den Kalifen weiter nach Osnabrück. Dort besuchte er nach Auskunft von Abdullah Wagishauser, Vorsitzender der Gemeinde in Deutschland, die fast fertig gestellte Moschee dieser Glaubensgemeinschaft.

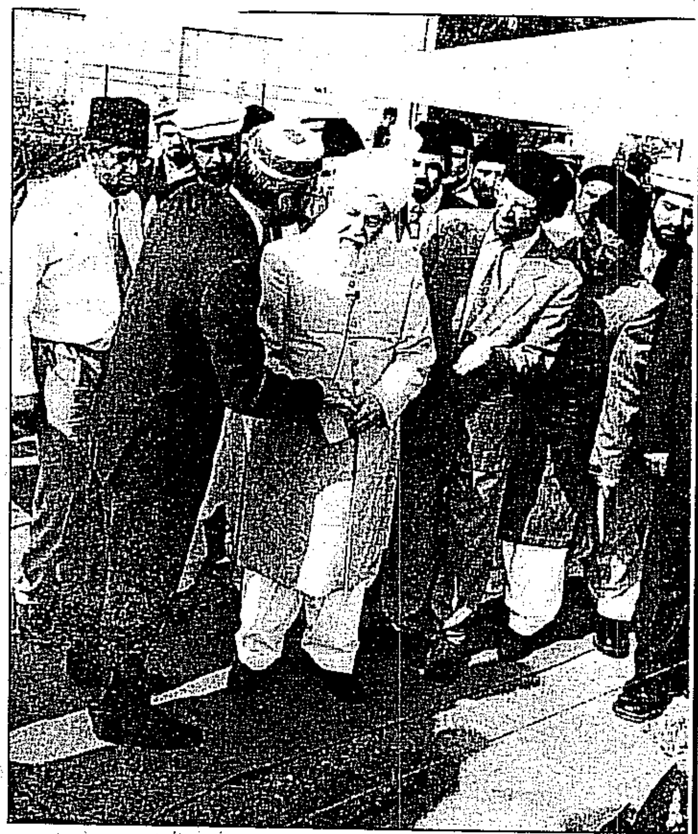

Blitzaktion an der Hansestraße: Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmed kam aus London angereist, um den Grundstein für die Moschee in Hiltrup zu legen. Foto: -mm-

اوسنابروک میں ورود مسعود

Munster میں سنگ بنیاد رکھنے کے بعد تقریباً ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر Osnabruck میں پانچ بجے شام حضور کا ورود مسعود ہوا۔ یہاں بھی احباب جماعت نے اپنے مقدس آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ ناصرات واطفال نے:

"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

کے مقدس الفاظ کو خوش الحانی سے گا کر اپنے آقا کا استقبال کیا۔ جیسے ہی حضور ایدہ اللہ کی گاڑی مسجد کے احاطہ میں پہنچی صدر جماعت احمدیہ اوسنابروک مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر تمام احباب کو السلام علیکم کہا۔ مسجد کے اندر جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے حضور انور خواتین کے پاس رکے پھر نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب نے اذان دی۔ حضور انور نے یہاں نماز ظہر و عصر ادا کر کے باقاعدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ بعدازاں مسجد کے مردانہ اور زنانہ ہال، مسجد کی لائبریری اور تعمیر ہونے والے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ استقبال کے لئے آئے ہوئے تمام افراد جماعت کو مصافحہ سے مشرف فرمانے کے بعد دوبارہ خواتین کی طرف گئے اور ان کو ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا۔ مصافحہ کے دوران ہی مسجد میں مثالی وقار عمل کرنے والے احباب جماعت مکرم فضل احمد شاکر صاحب، مکرم خالد انجم خان صاحب، مکرم عبدالعزیز صاحب، مکرم فضل محمود صاحب اور مکرم محمد احسن صاحب کا حضور ایدہ اللہ سے تعارف کروایا گیا اور خصوصی دعا کی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں کو اس بہترین وقار عمل کی بدولت اپنے بے بہا فضلوں سے نوازے۔ آمین اللھم آمین۔ اس کے بعد حضور انور ہمبرگ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورہ کو بابرکت بنائے اور ان برکات کی بدولت بے انتہا نئے پھل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ:رپورٹ اجتماع
مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا
از صفحہ نمبر ۱۰

مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے خدام سے اطاعت کے موضوع پر خطاب فرمایا جس میں صحابہؓ کی اطاعت کے بے مثال نمونے بیان فرمائے۔

اختتامی تقریب

امسال مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب کا دعوت نامہ قبول کرتے ہوئے وفاقی وزیر برائے امیگریشن وملٹی کلچرل افیئرز Hon.Mr.Philip Ruddock خصوصی طور پر تشریف لائے۔ شام ۵ بجے جب وفاقی وزیر مسجد میں تشریف لائے تو محترم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ آسٹریلیا اور جماعت کے معززین نے ان کا استقبال کیا۔ وفاقی وزیر پہلے لائبریری تشریف لے گئے جہاں انہوں نے کافی دلچسپی سے لائبریری کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں مجلس کی سالانہ کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے استقبالیہ پیش کیا اور محترم وفاقی وزیر صاحب کی خدمت میں قرآن کریم اور سلسلہ کی کتب بطور تحفہ پیش کیں۔

وزیر موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یہاں آکر بہت خوشی محسوس ہوئی ہے۔ انہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ کی ان خدمات کو جو وہ آسٹریلیا کے لئے کر رہی ہے خراج تحسین پیش کیا اور خاص طور پر ماٹو "Love for all hatred for none" کو بہت سراہا۔

اس کے بعد وزیر موصوف نے مختلف مقابلوں میں اول آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور بقیہ انعامات محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم صدر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ نہایت کامیاب اور بابرکت اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطفال اور خدام نے نہایت جوش و جذبے سے شرکت کی اور اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے میں دن رات نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لے۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

ہر قسم اور ہر موقع کے لئے نت نئے فیشن کے زنانہ ملبوسات سے آراستہ
بیلہ بوتیک
عید کے موقع پر ہر عمر اور سائز کے سوٹ، پاجامہ سوٹ، گرم سوٹ، لہنگے، ساڑھی سوٹ آپ کے منتظر
Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے فاصلہ پر
Tel: 069- 24279400 & 0171- 212 8820

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ صحبت وسیرت کے تاثرات

ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ نومبر ۹۹ء میں حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کا ایک مضمون اخبار "الحکم" کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے جس میں آپؓ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی زبان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ پر روشنی ڈالی ہے۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۹ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں کھڑے ہوکر یہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب ۱۸۹۲ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تو ایک روز آپ نے مجھے فرمایا کہ "مولوی صاحب! میرے ساتھ چلو، مَیں خدا دکھادوں گا"۔ یہ زبردست الفاظ اور وہ پاک صدا اب تک میرے کانوں میں گونجتی ہے اور اب تک میرے دل میں اس کا گہرا اثر باقی ہے۔ مَیں خدا تعالیٰ کے اس گھر میں کھڑا ہوکر شہادت دیتا ہوں کہ بے شک مَیں نے مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ذریعہ خدا کو دیکھا اور یقیناً خدا کو دیکھا۔

حضرت مولوی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ مَیں نے بڑے غور سے ہمیشہ دیکھا ہے مجھے اس زمانہ میں ایک ہی شخص مستقیم ترازو اور پورے پیمانہ سے تولنے والا نظر آیا۔ مَیں اپنے امام ایدہ اللہ کو ایسا رحیم، کریم، حلیم، عفو دوست پاتا ہوں کہ اس کی نظیر نہیں پاتا...... مَیں سخت کمزور، ناقص، جلد ابتلا میں پڑ جانے والا اور نادان تھا...... مَیں اپنی خو اور طبیعت کے لحاظ سے ایک لحظہ بھی کہیں بیٹھنے کے قابل نہ تھا۔ کردار میں، گفتار میں اور مختلف معاملات میں مجھ سے بڑی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ اگر میرا امام پردہ پوش اور نرم خو نہ ہوتا تو مَیں کب کا ہلاک ہوچکا تھا"۔

....

جماعت احمدیہ کی خدمتِ قرآن

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳ر دسمبر ۹۹ء میں افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمتِ قرآن کا تذکرہ کرتے ہوئے مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب رقمطراز ہیں کہ دو سویڈش پروفیسروں ایوا لیور روسالاندر اور ڈیوڈ ویسٹرلنڈ نے ایک کتاب مرتب کی ہے جس میں بارہ مستشرقین کے مضامین شامل ہیں۔ اس کتاب میں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے روسالاندر لکھتی ہیں:-

"مشرقی افریقہ میں قرآن مجید کے سواحیلی زبان میں تین ترجمے ہوئے جن میں سے ایک ترجمہ جماعت احمدیہ کی جانب سے کیا گیا"۔

جان ہون وک اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:-

"نائیجیریا، گھانا اور سیرالیون میں ۱۹۳۰ء سے جماعت احمدیہ کا اثرونفوذ شروع ہوچکا تھا جس کی بنیاد انڈیا میں رکھی گئی تھی۔ اس فرقے والے تعلیم اور انگریزی زبان پر بہت زور دیتے تھے اس لئے شاید حکمران بھی یہ سمجھتے تھے کہ یہ فرقہ اسلامی اثرات کو تنگ نظری سے آزاد کرنا چاہتا ہے"۔

ایک مضمون نگار یستولا کنزا لکھتے ہیں:-

"مشرقی افریقہ میں اسلام کے مستحکم ہونے اور ترقی کرنے کی اہم ترین وجہ یہ ہوئی کہ قرآن کے سواحیلی زبان میں تفسیری تراجم ہوئے۔ تین مکمل ترجمے چھپے۔ جی ڈیل صاحب کا ترجمہ (۱۹۲۳ء) ایم احمد احمدی کا ترجمہ (۱۹۵۳ء) اور اے اے الفارسی کا ترجمہ (۱۹۶۹ء)۔ مصنفین نے نہ صرف ترجمہ کیا بلکہ طویل تفسیری تعارفیے اور متن کی تشریحات لکھیں۔ ایسا عظیم الشان کام بڑے لمبے عرصہ پر محیط ہوتا ہے اور اسے بڑے عالمانہ انداز میں بڑی احتیاط کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا گیا...... سواحیلی میں دوسرے ترجمہ کا کام شیخ مبارک احمد احمدی نے اپنے ذمہ لیا۔ آپ نے اس کی ابتدا ٹبورا کے مقام میناز ینی پر یکم رمضان المبارک بمطابق ۱۵ر نومبر ۱۹۳۶ء کو کی...... ۱۹۴۲ء تک اس ترجمہ کا مسودہ تیار ہوچکا تھا ...... متن پر تفسیر کا کام ۱۹۴۹ء تک جاری رہا اور بالآخر ۱۹۵۳ء میں اسے شائع کردیا گیا۔ اس ترجمہ کی تیاری میں احمدی صاحب کو بہت سے افریقی احمدیوں کا تعاون حاصل رہا جن کا اصل کام یہ تھا کہ وہ سواحیلی زبان کی صحت کا خیال رکھیں۔ جن لوگوں کی زبان کی قابلیت کام آئی ان میں ایک سعیدی کامی تھے جو ٹبورا کے احمدیہ مسلم سکول میں استاد تھے۔ دوسرے او جی جی کے کالوتا امری عبیدی تھے جو تنزانیہ کے ادیب، شاعر اور سیاست دان تھے...... آپ نے ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۶ء تک ربوہ میں رہ کر اپنی دینی تعلیم کی تکمیل کی تھی۔ کالوتا امری عبیدی (۲۴-۶۴ء) اوجی جی میں پیدا ہوئے تھے جہاں کی پرانی نسل کو اب بھی اُن کی شاعرانہ صلاحیتیں اور سیاسی وابستگیاں یاد ہیں۔ آپ تانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے ممبر تھے اور بعد میں دارالسلام کے پہلے افریقن میئر بنے مگر ان کی مکمل وابستگی جماعت احمدیہ کے ساتھ تھی"۔

فُٹ نوٹ میں لکھا ہے کہ اس ترجمہ کی اشاعت ایسٹ افریقہ احمدیہ مسلم مشن کی جانب سے ہوئی اور اس وقت اس کے دس ہزار نسخے شائع کئے گئے۔ ۷۱ء میں دوسری اشاعت پر پانچ ہزار نسخے اور ۸۱ء میں تیسری اشاعت پر دس ہزار نسخے شائع کئے گئے۔ آخری نسخہ میں ایک فرہنگ بھی شامل ہے جسے ربوہ پاکستان کے شیخ محمد منور نے مرتب کیا ہے۔

اسی مضمون میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہمیشہ سے یہی پالیسی رہی کہ سواحیلی زبان کو اسلامی تعلیمات کے فروغ میں استعمال کیا جائے۔ یہ بات بعض دیگر مسلم راہنماؤں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی کیونکہ وہ اس قرآنی تعلیم کو عربی سے وابستہ سمجھتے اور اسے حفظ کرلینے کو ہی کافی جانتے تھے۔ احمدیوں کے نزدیک یہ ضروری تھا کہ قرآن حفظ کرلینے والوں کو علم ہو کہ جو کچھ انہوں نے عربی میں رَٹ رکھا ہے، اس کا مطلب کیا ہے۔ دیگر تراجم کے بارہ میں جماعت احمدیہ کی رائے ہے کہ ایسے تراجم جو عربی سے نابلد افراد نے کئے ہیں وہ غلطیوں کا پلندہ ہیں اور وہ تراجم جو متعصب افراد نے کئے ہیں اُن کا مقصد اسلام کی توہین کرنا ہے۔

"تیسرا ترجمہ الفارسی نے کیا اور ابوالاعلیٰ مودودی سے دیباچہ لکھوایا جو جماعت احمدیہ کے سخت معاند تھے"۔ الفارسی نے احمدیہ ترجمہ پر بہت اعتراضات کئے "مشہور احمدی عالم شیخ امری عبیدی نے الفارسی کے اعتراضات کا تحریری جواب دیا جس میں نہ صرف انہوں نے ترجمہ کے استناد کا دفاع کیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ الفارسی حسد کے مارے ہوئے ہیں"۔ اپنے سواحیلی ترجمہ پر اعتراض کے باوجود جماعت احمدیہ نے مشرقی افریقہ کی دیگر زبانوں "لوگاندا" اور "کی کویو" میں تراجم جاری رکھے جو بالترتیب ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئے۔

....

ربوہ کے بازار

ایک بار کسی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ مَیں تجارت کے لئے قادیان آنا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: "یہ نیت فاسد ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہئے اور اصلاح عاقبت کے لحاظ سے رہنا چاہئے۔ نیت تو یہی ہو، اگر پھر اس کے ساتھ ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو تو حرج نہیں۔ اصل مقصد دین ہو نہ دنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے دوسرے شہر موزوں نہیں؟۔ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اَور نہ ہو، جو کچھ حاصل ہو جائے وہ خدا تعالیٰ کا فضل سمجھو۔"

ربوہ کا شہر آباد کرنے کے پیچھے بھی حضرت مصلح موعودؓ کی یہی غرض نمایاں تھی۔ چنانچہ فرمایا: "ہر شخص کو خواہ اُس کی تجارت کا نقصان ہو یا اُس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا۔"

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶ر دسمبر ۹۹ء میں مکرم عبدالحلیم سحر صاحب کے مضمون "ربوہ کے بازار" کی آخری قسط میں ربوہ میں مختلف تاجروں کی فہرست مرتب کی گئی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ ربوہ کے دوکاندار حسن اخلاق اور تقویٰ میں دیگر شہروں کے دوکانداروں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ مثلاً

مکرم میجر (ر) سعید احمد صاحب کے والد مکرم چودھری محمد بوٹا صاحب کی دوکان "سیالکوٹ شاپ" رحمت بازار میں تھی۔ جب اُن کی وفات ہوئی تو بیس پچیس ایسے افراد آئے جن سے میجر صاحب کی جان پہچان نہیں تھی۔ یہ غیر از جماعت غریب لوگ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ چودھری صاحب اُن کے لئے باپ کی طرح تھے اور بڑے سخی اور رحمدل تھے۔ اگر کبھی اُن سے پانچ کلو آٹا مانگا تو کہتے کہ چھ سات بچوں کے ساتھ پانچ کلو آٹا کتنی دیر چلے گا؟۔ ہم جواب دیتے کہ پیسے ہی اتنے ہیں۔ وہ کہتے کہ بیس کلو لے جاؤ، جب پیسے ہوں دیدینا ورنہ کوئی بات نہیں۔ اور کبھی پیسے لیتے ہی نہیں تھے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم اور تایا مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم دونوں گولبازار میں اکٹھی دوکان کیا کرتے تھے۔ دونوں نمازوں کے اوقات کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ ایک دن مَیں دوکان میں موجود تھا جب عصر کی نماز میں چار پانچ منٹ باقی تھے کہ چند خواتین دوکان پر سودا خریدنے آئیں۔ اباجی نے کہا کہ سودا نماز کے بعد ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ انتظار نہیں کرسکتیں اور یہ کہ انہیں چالیس پچاس روپے کا سامان خریدنا ہے۔ اگر آپ نہیں دے سکتے تو ہمیں کسی اَور سے خریدنا پڑے گا۔ اباجی نے کہا کہ کسی اَور سے خریدلیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی پانچ منٹ ہیں، سودا دیدیں۔ اباجی نے کہا کہ رازق اللہ ہے، اُس کی عبادت پہلے اور کاروبار بعد میں۔ چنانچہ دوکان بند کی اور اطمینان سے مسجد چلے گئے۔ جب نماز کے بعد دوکان کھولی تو ایک گاہک آیا اور ۴۶۰ر روپے کا سودا خریدا۔ اباجان نے مجھے مخاطب ہوکر کہا کہ بیٹا دیکھا! میرے خدا نے مجھے کئی گنا زیادہ عطا کردیا ہے۔ یہ حیران کن واقعہ تھا کیونکہ اُس زمانہ میں دوکان کی کُل سیل چار پانچ سو روپے یومیہ تھی۔

مضمون نگار مزید لکھتے ہیں کہ میرے تایا جان مسجد مہدی کے امام الصلوٰۃ تھے، نمازوں کو ہمیشہ اوّل نمبر پر رکھا۔ دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ کوئی غیر از جماعت آتا اور یہ دعوت الی اللہ میں مصروف ہوتے تو دسیوں گاہک بھی آتے تو یہ گاہکوں کو کہہ دیتے کہ کسی اَور دوکان سے سودا خریدلیں۔

....

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳۰ر دسمبر ۹۹ء کی زینت محترم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم کے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:-

ماہِ صیام ہے کہ یہ رُت ہے بہار کی
بارش برس رہی ہے عنایاتِ یار کی
کہہ دو مرے عباد سے کہ مَیں قریب ہوں'
راحت رساں ہے کس قدر یہ بات یار کی
اس موسمِ بہار میں وہ ربِ دو جہاں
کرتا ہے دلنوازیاں ہر روزہ دار کی

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

11/12/2000 – 17/12/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 11th December 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.102, Final Part
01.10 *Dars ul Quran No.11*
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30 Messiah 2000 Zion City(MTA USA)
03.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.71 ®
04.20 Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
05.15 Tilawat
05.20 *Ramadhan Programme:*
By Dr. Zahid Khan Sb.
05.30 Seerat Un Nabi (SAW) Programme:
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: 'Ramadhan and Us'
Hosted by Bashir Orchard Sb
06.45 Children's Corner: With Hazoor
Class No.104 / Final Part
07.15 Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.71 ®
10.10 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
11.15 *Dars ul Quran No.12*
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.05 Tilawat, News, Nazm
13.50 Bangali Service: Various Items
14.50 Rencontre Avec Les Francophones
15.50 Tilawat
15.55 Dars Hadiths: Presentation MTA Belgium
16.15 *Ramadhan Programme:*
16.25 Children's Class: Lesson No.104 Part 1
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat,
PLEASE NOTE: URDU CLASS WILL BE BACK AFTER RAMDHAN
18.20 Rohani Khazaine:
Host: Sayed Mubashir Ahmad Ayaz Sb.
19.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.80
20.10 Turkish Programme: By Dr. Shams Sb.
20.50 Darood Shareef
20.55 *Dars ul Quran No.12*
By Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
22.30 Recontre Avec Les Francophones ®
23.30 *Ramadhan Programme*: Malik Saleem Sb.
23.40 Seerat Un Nabi (saw): By Abdul Shahid Sb.

Tuesday 12th December 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: With Hazoor
Class No.104 – Part 1®
01.10 *Dars ul Quran No.12:* By Hazoor ®
02.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.80 ®
03.40 MTA Sports: Badminton Semi Final
Karachi Vs Lahore
04.20 Rohani Khazaine:
04.50 *Ramadhan Programme No.1*:
Hosted by Naseer Qamar Sahib.
05.10 SeeratUn Nabi (saw) Programme No.9
Host: Saood Ahmad Khan Sb.
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV No. 104 Part 1 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec: 13.08.99
With Pushto Translation
08.25 Liqaa Ma'al Arab: Session No.80
09.45 Speech: By Sayyed Khalid Ahmad Sb.
10.15 Indonesian Service: Various Programmes
11.15 *Darsul QuranNo.13*:
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.30 *Ramdhan Programme No.3* : Talk by
Zaheer Ahmad Khan Sb.
13.00 Tilawat, News
13.30 Bengali Service: Various Items
14.30 Bengali Mulaqat: With Huzoor
15.50 Tilawat, Hadith
16.00 Seeratun Nabi (saw) Programme No.9
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Speech: By Dost Mohammed Shahid Sb
19.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.81
20.15 Norwegian Programme: Various Items
20.45 *Dars ul Quran No.13*: By Hazoor ®
22.15 *Ramadhan Programme:* Prog. No.1 ®
With Naseer Qamar Sb.
22.30 Bengali Mulaqat: With Hazoor / Rec:8.2.00
23.35 *Ramadhan Programme:* Prog. No.3
Host: Zaheer Ahmad Khan Sb.®

Wednesday 6th December 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Quran Pronunciation
01.00 *Dars ul Quran No.13 :* By Hazoor ®
02.40 Liqaa Ma'al Arab : Session No.81 ®
03.40 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
04.40 Tilawat
04.50 *Ramadhan Programme:* Prog. No.3
By Saleem Malik Sb.
05.10 Seeatun Nabi (SAW): Prog. No.10
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05 Swahili Programme: Seeratun Nabi (saw)
08.05 Swahili Programme: Dars ul Hadith
08.30 Hamari Kaenat: Programme No.70
08.55 Liqaa Ma'al Arab: Session No.81 ®
10.10 Indonesian Service: Various Items
11.15 *Dars ul Quran No.14:*
by Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.00 Tilawat, News
13.40 Bengali Programme: Various Items
14.45 Atfal Mulaqat: Rec:09.02.00
15.40 Tilawat
15.55 *Ramadhan Programme:* MTA Belgium
16.10 Seerat un Nabi (saw):
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.20 Speech: by Maulana Sultan M. Anwar Sb.
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session no. 82
20.30 French Programme: About Ramadhan
21.00 *Dars ul Quran No.14:* By Hazoor ®
22.35 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
23.25 *Ramadhan Programme*: No.3 ®
Presented by Naseer Qamar Sb.

Thursday 14th December 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Guldasta
01.00 *Dars ul Quran No.14* : By Hazoor ®
02.35 Liqaa Ma' al Arab: Session No.82 ®
03.40 Atfal Mulaqat: With Hazoor ®
04.30 Tilawat
04.40 *Ramadhan Programme:* Prog. No.4®
05.05 Seerat un Nabi(SAW): Prog. No.11
05.40 MTA Lifestyle: Al Maidah
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta ®
07.10 Sindhi Programme: F/S Rec.09.07.99
08.05 Tabarrukat:
09.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.82 ®
10.10 Indonesian Service: Various Items
11.15 *Dars ul Quran No.15:*
Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.00 Tilawat, News
13.45 Bengali Service: F/Sermon Rec: 30.09.94
14.55 Mulaqat: With Mauritian Speaking Guests
15.55 Tilawat,
16.10 *Ramadhan Programme:* MTA Belgium
16.30 Children's Corner: No.37
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Speech: By Professor Mian Afzal Sb.
19.10 Interview: Roshni ka Safar
19.35 Liqa Ma'al Arab Rec: Session No.83
20.30 MTA Lifestyle: Al Maidah
21.00 *Dars ul Quran No.15:* By Hazoor ®
22.35 Tabarrukat:
23.40 Quiz History of Ahmadiyyat: No.66 / Part 1.

Friday 15th December 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Correct Pronounciation
01.00 *Dars ul Quran No.15 :* By Hazoor ®
02.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.83 ®
03.55 Mulaqat: With English Speaking Guests ®
04.55 *Ramadhan Programme:*
05.05 Seerat un Nabi(saw): Prog. No.12
Host: Saood Ahmad Khan Sb.
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05 Quiz: History of Ahmadiyyat No.66 ®
07.20 Saraiky Programme: F/S Rec: 18.02.00
08.10 Speech: by Mohammad Azam Akseer Sb.
08.50 Tabbarukaat: Speech
09.50 Quiz on General Knowledge
10.20 Speech: by Professor Mian Afzal Sb.
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon:
14.00 Documentary: 'Industrial Exhibition 2000'
14.30 Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking
15.30 Tilawat, Dars Hadith
15.55 Friday Sermon: From London ®
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Speech: by Mau. Sultan M. Anwar Sb.
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.84
20.40 Speech: Jalsa/Salana U.K 2000
by Mau. Ata-ul-Mujeeb Rashed Sb.
21.20 Documentary: 'Industrial Exhibition 2000'
21.55 Friday Sermon: By Hazoor
22.55 Majlis-e-Irfan with Huzoor: ®

Saturday 16th December 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Documentary ®
01.15 Friday Sermon: By Hazoor ®
02.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.84
03.15 Majlis Irfan: With Hazoor®
04.20 Computers for Everyone: Part 77
04.50 Tilawat
05.00 *Ramadhan Programme:* A Discussion
05.15 Seerataun Nabi (saw): Prog. No.3
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Documentary:
07.25 MTA Mauritius: Children's Class
08.20 Weekly Preview
08.35 Programme from Qadian
09.05 Speech by Mau. Sultan M. Anwar Sb.®
09.50 Indonesian Service: Various Items
11.15 *Dars ul Quran No.16 :*
Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.05 Tilawat, News
13.40 Bengali Service: Various Items
14.40 Children's Mulaqat: Rec.12.02.00
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.45 Tilawat, Dars ul Hadith
16.05 Seerat-Un- Nabi (saw): Prog. No.3
16.45 Weekly Preview
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Speech: by Maul Sultan M. Anwar Sb.
19.05 Dars-e-Hadith: Fast & Prayer
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.85
20.30 Arabic Programme: Tafseer-ul-Kabir
21.00 *Dars ul Quran No.16:* By Hazoor
22.40 *Ramadhan Programme:* Discussion ®
23.00 Children's Mulaqat: ®

Sunday 17th December 2000

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz Khutabat-e-Iman
01.05 *Dars ul Quran:* By Hazoor ®
02.20 Canadian Horizons: Children's Class No.59
03.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.85 ®
03.40 Tilawat ; Dars ul Hadith, Weekly Preview
04.05 *Ramadhan Programme:* Discussion ®
05.20 Seerat-un- Nabi (saw)
06.05 Tilawat, News, Weekly Preview
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20 Children's Class: Rec.12.02.00
08.20 Chinese Programme: Part 18
08.45 Hadith: From MTA Begium ®
09.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.85
10.10 Indonesian Service: Various Programmes
11.15 *Dars ul Quran No 17:* By Hazoor
13.10 Tilawat, News
13.45 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.45 Friday Sermon: ®
15.45 Tilawat, Dars ul Hadith, Weekly Preview
16.30 Children's Class: No.104 Final Part
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Weekly Preview
18.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.86
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.35 Seerat un Nabi(saw)
20.10 MTA USA: Messiah 2000
Zion City Conference, Part 3 / First Part
21.00 *Dars ul Quran:* By Hazoor
22.30 *Ramadhan Programme:* Dars, Talk, more..
22.40 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, December 8, 2000 Issue No. 49

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Munster اور Osnabruck میں ورود مسعود

Munster میں مسجد کا سنگ بنیاد اور Osnabruck میں مسجد کا افتتاح

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں حضور کی آمد اور مصروفیات کا ذکر

(رپورٹ مرتبہ: عبدالمنان ناصر۔ ریجنل امیر ویسٹ فالن۔ جرمنی)

۳۱/اگست ۲۰۰۰ء کا دن جماعت احمدیہ Munster اور Osnabruck اور ریجن West Falen کے لئے خصوصاً خاص برکتوں کا دن تھا۔ اس دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے Munster میں سو مساجد کی بابرکت تحریک کے تحت تعمیر ہونے والی مسجد کا متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا۔ جبکہ اسی دن جرمنی کے ایک اور شہر Osnabruck میں تعمیر شدہ مسجد کا نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

۳۱/اگست بروز جمعرات تقریباً ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ فرانکفورٹ سے بذریعہ کار روانہ ہوئے اور تقریباً ساڑھے بارہ بجے دوپہر Munster میں آپ کا ورود مسعود ہوا۔ حضور ایدہ اللہ جب اپنی رہائش گاہ پہنچے تو خاکسار عبدالمنان ناصر ریجنل امیر ویسٹ فالن، ریجنل مربی مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب، مکرم عبدالسلام صاحب صدر جماعت احمدیہ Munster اور مکرم نصیر احمد صاحب (جن کے گھر حضور انور کے مختصر قیام کا بندوبست کیا گیا تھا) نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے وہاں استقبال کے لئے آئے ہوئے احباب جماعت احمدیہ Munster کو ازراہ شفقت مصافحہ کا شرف بخشا۔

تقریب سنگ بنیاد

چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی خاطر تشریف لائے تو ریجن بھر سے آئے ہوئے احباب کرام نے اپنے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ دو واقفین نو بچوں نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور نے گلدستہ قبول فرماتے ہوئے دونوں بچوں کو پیار کیا اور وہاں پر کھڑے ہوئے احباب جماعت اور لجنہ کو ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ سنگ بنیاد رکھے جانے والی جگہ تشریف لے گئے۔ سو مساجد کے منصوبہ کے سیکرٹری مکرم سعید گیسلر صاحب (ایک جرمن احمدی) نے حضور انور کی خدمت میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اہم معلومات بہم پہنچائیں۔ اس کے بعد وہ مبارک گھڑی آ پہنچی جس کا مدتوں سے انتظار تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے علاوہ جرمن ٹی وی WDR اور علاقے کے دو اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے بنیادی اینٹ نصب فرمانے کے بعد مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤز صاحب، امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے حضور انور کی اقتداء میں ایک اینٹ نصب کی۔ اس کے بعد مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی، خاکسار عبدالمنان ناصر، ریجنل امیر ویسٹ فالن، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ریجنل مشنری ویسٹ فالن، مکرم عبدالسلام صاحب صدر جماعت احمدیہ Munster عزیزم محمد فاتح خان نمائندہ اطفال Munster، مکرم عبدالماجد صاحب طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، مکرم سعید گیسلر صاحب سیکرٹری برائے سو مساجد جرمنی، مکرم کلیم احمد صاحب شعبہ مال (آمد سو مساجد) نے بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کی اور تمام احباب اپنے مقدس امام کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ نے البانیہ میں تعمیر ہونے والی مسجد کی بنیاد میں رکھی جانے والی اینٹ پر دعا کی اور اینٹ مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب کے حوالے کر دی۔ بعدہ حضور اقدس ایدہ اللہ نے وہاں موجود تمام احباب کو جن کی تعداد تقریباً ایک صد تھی مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ Osnabruck تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ اس تقریب کو مبارک فرمائے اور زیر تعمیر مسجد کے لئے بہت سے نمازی عطا فرمائے اور اسے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

اسی شام جرمن ٹی وی WDR نے اپنی نشریات میں تقریباً چار منٹ تک اس خبر کو ٹیلی کاسٹ کیا اور حضور انور ایدہ اللہ کی آمد، آپ کا اپنے مقدس ہاتھوں سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا اور حضور انور ایدہ اللہ کی روانگی کو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اخبارات نے حضور کی آمد کو اپنے اپنے کالموں میں خصوصی جگہ دی۔ Munster سے دو اخبار شائع ہوتے ہیں ایک Munstersche Zeitung جو صرف Munster کے لئے شائع ہوتا ہے اور دوسرا اخبار Westfalische- Nachrichten پورے ویسٹ فالن کے لئے شائع ہوتا ہے۔ ان دونوں اخبارات نے حضور اقدس کی مبارک آمد کا اپنے موقر اخبار میں ذکر کیا۔

Munstersche Zeiting نے اپنی یکم ستمبر کی اشاعت میں لکھا:

Kalif kam zum Festakt nach Hiltrup

Grundstein für neue Moschee ist gelegt

Hiltrup (JST) - Mit prominentem Besuch feierte die islamische Reformbewegung Ahmadiyya Muslim Jamaat am Donnerstagnachmittag die Grundsteinlegung ihrer Hiltruper Moschee an der Hansestraße.

Das Oberhaupt der Weltgemeinde, Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmad, legte unter strengsten Sicherheitsvorkehrungen den Grundstein. Der Kalif, der im Londoner Exil lebt, befindet sich derzeit auf Deutschlandreise. Sein Besuch sei für die Gemeinde in Hiltrup eine sehr große Ehre, so der Vorsitzende der Gemeinde Münster, Abdul Islam. Auch der Vorsitzende der Deutschen Gemeinde, Abdullah Wagishauser war in Hiltrup zu Gast.

150 Gemeindemitglieder aus ganz Westfalen reisten zur Grundsteinlegung an. Auch der Fernsehsender der Glaubensgemeinschaft war vor Ort.

Nach der Grundsteinlegung betete Kalif Tahir Ahmad mit den Gemeindemitgliedern ein „Dua"-Bittgebet. Anschließend kam er mit Vertretern der Gemeinde ins Gespräch und wurde von den Gläubigen herzlich empfangen. Gestern Abend eröffnete er in Osnabrück eine weitere Moschee.

Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmad (M.) legte am Donnerstagnachmittag den Grundstein zur Hiltruper Moschee. Bei der Zeremonie war auch der Vorsitzende der Deutschen Gemeinde, Abdullah Wagishauser, anwesend. Foto: J.Sturm

"(حضرت) خلیفہ (المسیح) کی Hiltrup میں آمد

نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

Hiltrup جماعت احمدیہ مسلمہ نے ایک اہم شخصیت کی موجودگی میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب منائی جو کہ Hansestrsse پر منعقد ہوئی۔ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد (ایدہ اللہ) نے سخت حفاظتی انتظامات کے تحت مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ (حضرت) خلیفۃ (المسیح ایدہ اللہ) جو کہ لندن میں رہائش پذیر ہیں اس وقت جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں۔ صدر جماعت Munster عبدالسلام نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا دورہ ہمارے لئے باعث عزت ہے۔ اس تقریب میں امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر (صاحب) نے بھی بطور مہمان خصوصی شمولیت فرمائی۔ اس سنگ بنیاد کی تقریب میں پورے ویسٹ فالن سے تقریباً ایک سو احباب نے شرکت کی۔ جماعت کا اپنا ٹی وی (ایم ٹی اے) بھی اس موقع پر موجود تھا۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد (ایدہ اللہ) نے احباب جماعت سے گفتگو فرمائی اور احباب جماعت نے حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ اسی شام انہوں (حضور اقدس) نے Osnabruck کی مسجد کا افتتاح بھی فرمایا۔

(Munstersche Zeitung 01.09.2000)

اسی طرح Munster سے شائع ہونے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔